بہشتی ثمر

فی جوازِ ذکر بالجہر

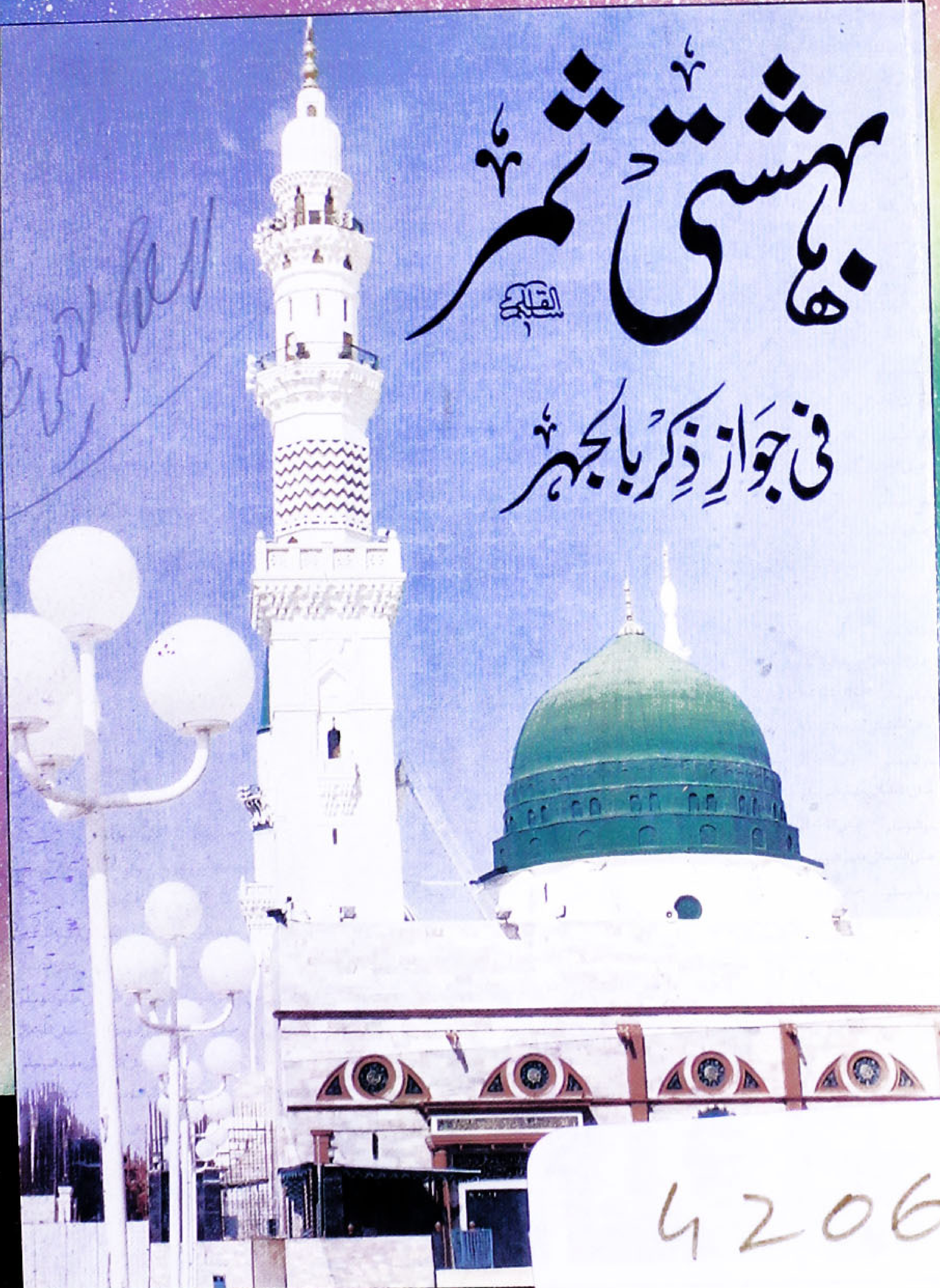

خطیبِ اہلسنت علامہ محمد شفیق نوری نقشبندی مجددی
خلیفہ مجاز حضور قبلۂ عالم نقش شاہ لاثانی علی پور سیداں شریف

4206

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.....................

BOOK NO ....

S-369--Punjab University Press 10,000--29-1-2003

زیر تعمیر ہے۔ اس کی تعمیر میں حصہ لیکر ثواب دارین
حاصل کریں۔ شکریہ!

انتظامیہ کمیٹی — اپیل کنندہ

جامع مسجد گلزار مدینہ بہار کالونی۔ آئی روڈ کراچی

Marfat.com

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو۔ یعنی اللہ کا ذکر کرو (القرآن الحکیم)

بہشتی ثمر

فی

جوازِ ذکر بالجہر

تالیف

خطیبِ اہلسنت علامہ محمد شفیق نوری نقشبندی مجددی

خلیفہ مجاز حضور قبلۂ عالم نقشِ شاہِ لاثانی علی پور سیداں شریف

ناشر بزمِ نقشِ ثانیہ نوریہ کراچی پاکستان

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوری ۲/۱۶۸ جامع مسجد گلزارِ مدینہ روڈ بہار کالونی کراچی

Marfat.com

87496

جُملہ حقوق بحقِ مُصنّف محفوظ ہیں!

نام کتاب ـــــ بہشتی ثمر فی جوازِ ذکر بالجہر

تالیف ـــــ خطیبِ پاکستان محمد شفیق نوری نقشبندی مجددی

ناشر ـــــ بزمِ نقشِ لاثانیہ نوریہ بہار کالونی کراچی پاکستان

مطبع ـــــ الغوثیہ پرنٹنگ پریس الکرم اسکوائر بلاک ۳ کراچی

ٹائیٹل ـــــ خوشنویس محمد ارشد سلیم قادری (جنت موم) سیالکوٹی

اشاعت ـــــ کراچی ○ نومبر ۱۹۹۳ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ

تعداد بار اول ـــــ ۲ دو ہزار

ملنے کے پتے

- ○ مکتبہ نوری 168/2 جامع مسجد گلزارِ مدینہ روڈ بہار کالونی۔ کراچی 53
- ○ آستانہ قادریہ پنجابی کلب کھارادر۔ کراچی (پاکستان)
- ○ مولانا حافظ اشفاق چشتی جامع مسجد مصطفےٰ جناح روڈ شیرشاہ۔ کراچی 29
- ○ انجمن غلامانِ اولیاء سُلیمان آزاد روڈ لیاری۔ کراچی 53
- ○ شیخ شفیق احمد نقشبندی بہار کالونی کراچی 53

Marfat.com

ماخذ

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱	القرآن	
۲	تفسیر درمنثور	از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
۳	تفسیرات احمدیہ	از امام ملّا جیون رحمۃ اللہ علیہ
۴	تفسیر روح المعانی	از امام محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ
۵	تفسیر خزائن العرفان	از علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
۶	تفسیر الحسنات	از علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
۷	تفسیر معارف القرآن	از مولوی مفتی شفیع دیوبندی
۸	تفسیر عثمانی	از مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی
۹	بخاری شریف	از امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۱۰	مسلم شریف	از امام مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	مشکوٰہ	از امام ابوعبداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۲	ترمذی شریف	از امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	ابن ماجہ شریف	از امام ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ
۱۴	اشعۃ اللمعات	از امام شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵	مرقات شریف	از امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ
۱۶	شرح مسلم شریف	از امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷	فیوض الباری	از امام مفتی محمود احمد رضوی
۱۸	فتح الباری	از امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹	عمدہ القاری	از امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
۲۰	مرات شرح مشکوٰہ	از علامہ مفتی احمد یار گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
۲۱	مشارق الانوار	از امام رضی الدین حسن صنعانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۲	معارف الحدیث	از مولوی منظور احمد نعمانی دیوبندی
۲۳	عمدۃ السلوک	از مولانا صوفی زوار حسین

Marfat.com

۲۴	مکاشفۃ القلوب	ازامام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۲۵	شفاء السقام شریف	ازامام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ
۲۶	الحاوی للفتاوی	ازامام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
۲۷	فتاوی حدیثیہ	ازامام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸	فتاوی عالمگیری	ازسلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ
۲۹	شامی شریف	از امام ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ
۳۰	فتاوی عزیزیہ	از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۳۱	فتاوی بزازیہ	**از شیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن بزاز رحمۃ اللہ علیہ**
۳۲	امداد الفتاوی	از مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی
۳۳	فتاوی رشیدیہ	از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی
۳۴	امداد المشتاق	از مولوی اشرف تھانوی دیوبندی
۳۵	الافاضات الیومیہ	از مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی
۳۶	ذکر بالجہر	از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی
۳۷	اہلسنت کون؟	از علامہ مناظر اہلسنت محمد ضیاء اللہ قادری
۳۸	غنیۃ الطالبین	از سلطان اولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۹	القول الجمیل	ازعلامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۴۰	حجۃ البالغہ	ازعلامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۴۱	جاء الحق	از علامہ مفتی احمدیار گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
۴۲	طحطاوی شریف علی مراقی	از امام احمد بن محمد اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ
۴۳	طبرانی شریف	از امام ابوالقاسم سلیمان بن طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۴	احیاء العلوم	از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۴۵	علم و عرفان	از علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب
۴۶	کشف الغمہ عن جمیع الامہ	از امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۷	فضائل ذکر	از مولوی محمد ذکریا سہارنپوری
۴۸	ذکر اللہ	از مولوی مفتی محمد شفیع دیوبندی
۴۹	فتاوی امدادیہ	ازمولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی
۵۰	المنتقی المختار	ازامام محی الدین بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ
۵۱	ضیاء القلوب	ازحضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اِس پہلی کاوش کو اللہ تعالیٰ کے حبیب، رسُولِ مُعظّم، نُورِ مجسّم، امام الانبیاء، سیدِّ کائنات، باعثِ ارض و سما، وجہِ تخلیقِ کائنات، شفیعِ اُمّت اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کرکے آپ کے توسّل سے آپ کے والدین کریمین و جمیع اہلبیت اطہار و جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور سُلاسِلِ اربعہ طریقت و شریعت و جُملہ ذاکرین اسمِ الٰہیہ اور اپنے پیر و مُرشد شہنشاہِ ولایت سیّدی و سندی پیر مُحمّد شفیع صاحب چوراہی رحمتہ اللہ علیہ اور والئ دربارِ عالیہ علی پُور سیّداں شریف کے سُلطانُ الاولیاء قطبِ عالم حضرت قبلہ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی نوّراللہ مرقدہٗ کے شہزادہ فخرالمشائخ، منبعِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضور قبلہ عالم سیّدی و سندی مُرشدی سیّد علی حسین شاہ صاحب نقشِ لاثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور خطیبِ لاثانی، عالمِ ربّانی، عالمی مبلغِ اِسلام داعئِ عشقِ رسُول، کشتۂ محبّتِ رسُول، امامُ الخطباء سیّدی، مربّی، استاذی حضرت علامہ الحاج حافظ مُحمّد شفیع صاحب اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ (محوِ آرام گلستانِ اوکاڑوی کراچی) کی ذات گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں جن کی شفقت و تربیّت اور دعاؤں سے بندۂ ناچیز اِس قابل ہُوا۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

بندہ حقیر:- الخطیب مُحمّد شفیق نوری، نقشبندی، مجدّدی غفرلہٗ گدائے آستانہ عالیہ نقشِ لاثانی علی پُور سیّداں شریف (ضلع نارووال)

Marfat.com

تاثرات

عالم جلیل استاذالعلماء حضرت علاّمہ ابوالحسنات مُحَمَّد اشرف صاحب سیالوی مدّظلہٗ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم سیال شریف

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین والتابعین لھم بالاحسان الی یوم الدین

بندہ نے رسالہ ''بہشتی ثمر فی جوازِ ذکر بالجہر'' کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا اور رسالہ ھٰذا کو قرآن و سنت اور علماء اعلام، محدثین عظام کے اقوال سے مدلّل و مزّین پایا اور بالخصوص منکرین کے اکابر کے حوالہ جات کا ذکر احسن انداز میں کرکے حضرت علاّمہ مُحَمَّد شفیق نُوری نے مخالفین کو بھی حق کے اعتراف پر مجبور کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل مقربانِ بارگاہ ناز حضرت علاّمہ مُحَمَّد شفیق نُوری کی اِس سعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور اِسے نزاع و اختلاف کے دُور کرنے کا ذریعہ بنائے اور سب اہلِ اِسلام کو اس کے مطابق اعتقاد و عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

احقرالانام محمد اشرف سیالوی عفی عنہ

۲؍اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ

حال وارد! خواجہ آباد شریف میانوالی

Marfat.com

رائے گرامی

استاذالعلماء مفتیٔ اہلسنّت حضرتِ علامہ مُحمّد طیّب ارشد صاحب دامت برکاتہ ناظمِ اعلیٰ جامعہ اسلامیہ عرفان العلوم مدنی عیدگاہ کلورکوٹ بھکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علّامہ مولٰنا مُحمّد شفیق صاحب نُوری دامت برکاتہ کی زیرِ نظر کتاب کا بندہ نے بالاستعاب مطالعہ کیا۔ کتاب میں ذکر کی حیثیت ، اقسام مدلل انداز میں پیش کر کے حضرت علّامہ نُوری صاحب نے جہاں عامتہ المسلمین کی رہنمائی فرمائی ہے تو وہاں علماء کرام، طلباءِ عظام کے لیے بھی ایک علمی سرمایہ جمع کردیا ہے کچھ عرصہ سے اس مسئلہ کی ضرورت کو شدّت کے ساتھ محسوس کیا جارہا تھا کہ کوئی رجلِ عظیم ذکر الٰہی پر، جہلا بے دین لوگوں کے اعتراضات کے جوابات قلم بند کرے۔ تو الحمدللہ! حضرت علّامہ نُوری صاحب نے یہ عظیم ذمہ داری بخوبی نبھائی ہے۔ قرآنِ مجید، احادیث، آئمہ مجتہدین کی تصریحات اور مانعین ذکر کے مشائخ کی معتبر کتب کے حوالہ جات سے جس محنت، جانفشانی کے ساتھ مسئلہ ذِکر بالجہر کی وضاحت فرمائی ہے۔ خداوند قدّوس حضرت علّامہ نُوری صاحب کو اجرِ عظیم اور کتاب ھذا کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے۔ آمین

مُحمّد طیّب ارشد

خادم جامعہ اسلامیہ عرفان العلوم
مدنی عیدگاہ کلورکوٹ ضلع بھکر

Marfat.com

تقریظ

امیر تحریکِ اسلامی انقلاب حضرت علامہ پیر سید محمد جمال الدین کاظمی صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ،

زیرِ نظر کتاب " بہشتی ثمر فی جوازِ ذکر بالجہر" حضرت علامہ الحاج محمد شفیق نورؔی صاحب کی تصنیف ہے۔ حضرت موصوف اہل سنّت وجماعت کے مشہور و معروف خطیب و مقرر ہیں آپ کی تقریر میں سوز و گداز کی فراوانی ہوتی ہے۔

سامعین آپ کی تقریر سے جہاں دینی مسائل سے آگہی حاصل کرتے ہیں وہاں دردِ دل کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے ہیں۔ اب انہوں نے تحریر کے میدان میں وارد ہو کر اپنی علمی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور بطفیل سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتا ہوں کہ مولنٰا نورؔی صاحب کی کوششوں کو درجہ قبولیت حاصل ہو ان کی تحریر و تقریر سے امت مسلمہ کو بہترین رہنمائی حاصل ہو۔ اور ان کے علم و عمل میں برکت ہو آمین۔

سید محمد جمال الدین کاظمی

دربار عالیہ خواجہ آباد شریف میانوالی

۲؍اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ

Marfat.com

اظہارِ خیال

خطیب العصر حضرت علامہ حافظ ابوسعد مُحمّد اسلم صاحب مُحمّدی ، فریدی چشتی مدظلہ العالی خطیب ، پاکستان آرمی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وَالصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ حبیبہ ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حضرت علّامہ مُحمّد شفیق نوری صاحب مدظلہ کی شخصیت کئی جہتوں سے نمایاں خصوصیات کی حامل ہے اور کسی بھی شخص کے لیے کچھ امتیازات ہوتے ہیں جو اُسے اپنے عہد کے لوگوں اور اپنی فیلڈ کی ہمعنوں میں نمایاں مقام اور انفرادی شان حاصل ہوتی ہے۔

حضرت نُوری صاحب بیک وقت راسخ العقیدہ سنی مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ دلکش اور دلربا اندازِ خطابت کا بھی ملکہ رکھتے ہیں اور برصغیر کے روحانی مراکز مثلاً دربارِ عالیہ لاثانیہ علی پور سیّداں شریف کے سجادہ نشین فخر المشائخ حضور قبلہ عالم نقشِ لاثانی، محبوبِ سبحانی السیّد پیر علی حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور خاندان چوراہیہ کے چشم و چراغ پیر طریقت، عارف کامل پیر طریقت مُحمّد شفیع صاحب چوراہی رحمتہ اللہ علیہ جیسی پاکباز ہستیوں سے سلسلئہ بیعت اور خلافتِ مجاز حاصل کرکے مسلکِ اہلسُنّت کی خدمت و تبلیغ میں شب و روز مصروفِ کار ہیں جس کی وجہ سے روحانیت کے بھی اعلیٰ مقام پر فائز ہیں یہی وجہ ہے کہ عقائد حقّہ کی ترویج کی بھی تڑپ رکھتے ہیں۔

ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ اٹھے

Marfat.com

اور ذِکر بالجہر جیسے اہم مسئلہ کو واضح کرے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے یہ امید پوری ہوئی کہ قبلہ نُوری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تحریر کی خصوصیت سے بھی نوازا ہے۔ جس کی وجہ سے احباب نے آپ ہی کی خدمت میں یہ گزارش کی آپ اس مسئلہ اور موضوع ذِکر بالجہر پر کچھ لکھیں تاکہ بھولے بھٹکے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور مسلمان نام نہاد قائدین اور مبلغوں کے مکروفریب سے بچ جائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف نُوری صاحب کی اس کتاب "بہشتی ثمر فی جوازِ ذِکر بالجہر" کو مسلمانوں کی رہنمائی کا سبب بنائے اور مقبولِ خاص و عام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم مولٰنا نُوری صاحب کو اس کتاب کے لکھنے پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

احقر
اُبوسعد مُحَمّد اسلم مُحَمّدی، فریدی چشتی
خطیب ، پاکستان آرمی۔

Marfat.com

تقریظ

از قلم : خطیبِ اہلِ سنّت حضرت علاّمہ محمّد ابراہیم نعیمی مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد نورانی ، نیازی چوک دریا آباد کراچی 53

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

بندہ نے برادرِ محترم و مکرم حضرت علاّمہ محمّد شفیق نوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف کردہ کتاب بہشتی ثمر فی جوازِ ذکر بالجہر کا بغور مطالعہ کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کتاب ھذا کو قرآن و احادیث کے دلائل اور کتب آئمہ مجتہدین کے اقوال سے مزیّن پایا ایسا محسوس ہوا کہ مولانا نوری صاحب نے دریا در کوزے والی مثال قائم کردی ہے ۔ اِس پُرفتن دَور میں اِیسی شخصیّت کی ضرورت تھی جو مسلک اہلِ سنّت کے لیئے ایک ایسا عظیم کارنامہ انجام دے ۔ یقیناً برادرِ محترم مولانا موصوف نوری ، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حُسنِ صورت کے ساتھ ، ساتھ حسین سیرت کے بھی حامل ہیں جنہوں نے حسین انداز میں اِس حسین کتاب کو تصنیف فرمایا ہے ، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ۔ آمین۔

راقم الحروف
محمّد ابراہیم نعیمی غفرلہ
نورانی مسجد دریا آباد کراچی 53

Marfat.com

حرفِ اوّل

دشمنانِ دین و اسلام اکثر و بیشتر کسی نہ کسی مسئلے میں مسلمانوں کو الجھا کر مسلمانوں کے خلاف ہی کفر و بدعت کے فتوے دلوا کر لڑا رہے ہیں اور لالچی لوگ جو دین کی اشاعت اور حق کی آواز کو بلند کرنے کی بجائے دشمنوں کے ڈالر و ریال پر توجہ دے کر اپنے شکم کی پوجا کرنے کے لیے دین کی جائز باتوں کو ناجائز اور نیک کاموں کو بدعت قرار دے کر آپس میں اختلافات پیدا کر کے ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ کبھی آپ نے سوچا اور اس پر غور فرمایا۔ خدارا اپنے پرائے کو پہچانو۔ الحبُّ لِلّٰہ ۔ والبغضُ لِلّٰہ کے مصداق بنو۔ اگر آپ کی کسی سے محبت ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے اگر کسی سے دشمنی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہئے نہ اپنی ذات و آن کے لیے۔ یہ رشتے ناطے۔ ذات پات کے دعوے سب بے سود ہیں ان میں سے آخرت میں کوئی بھی تمہارے کام نہیں آئے گا وہاں سب ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ ہاں وہ رشتہ کام آئے گا جو کسی نے اللہ اور رسول کی محبت کے لیے آپس میں قائم کیا ہوگا۔

محمّد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمّد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتفاق و خلوص پیدا فرمائے۔ آپس میں الجھنے

Marfat.com

اور ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے کی بجائے غلامئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیر ہو جائیں۔ اور دشمنانِ دین اسلام کے خلاف سینہ سپر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کو نیست و نابود کردیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

(مرحوم علامہ اقبال)

پاکستان میں یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ کوئی نہ کوئی نت نیا مسئلہ کھڑا کرتے رہتے ہیں جس سے مسلمانوں میں نزاع کی صورت پیدا ہوجاتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنا اور ملنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جبکہ ایسا کرنے کی بجائے آپس میں مل بیٹھنا ہی بہت بڑی نعمت ہے اور دین کے معاملات میں غوروفکر کر کے اعتدال کا ایسا راستہ نکالنا چاہیے جو قرآن وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو۔ جس طریقہ میں موافقت ہو اس کو اپنا لینا چاہیے۔ آج کل ہمارے علاقہ میں مسئلہ ذِکربالجہر بعد ازنماز چل نکلا ہے۔ ایک فریق اسے ناجائز و بدعت کہہ رہا ہے۔ دوسرا فریق اس کو جائز و ثواب کہہ رہا ہے۔ ہیں دونوں ہی مسلمان۔ اس لیے یہ بندۂ حقیر پر تقصیر محمّد شفیق نوری خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ بہار کالونی کراچی اس مسئلہ ذِکر بالجہر بعد از نماز کو نہایت دیانت داری اور عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق قرآن و احادیث اور علماء آئمہ کے اقوال سے پیش کررہا ہے۔ تاکہ مسلمان اس کو پڑھ کر اعتدال کی راہ پر آجائیں اور آپس کے اختلافات ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مطالعہ سے جملہ مسلمانوں کو راہِ ہدایت نصیب فرمائے۔ اور میرے لیے اور جملہ مسلمانوں کے لیے ذریعہ بخشش و

Marfat.com

نجات بنائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بحُرمَتِ سیّدُالمرسلین وحبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

محتاج دعا

بندۂ حقیرُ پُر تقصیر الخطیب مُحمّد شفیق نوؔری نقشبنؔدی مجدّدؔی غفرلہٗ
خلیفۂ مجاز نقشِ لاثانی دربارِ عالیہ علی پُور سیّداں شریف
خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ بہار کالونی کراچی 53
29 ربیع الاول شریف ۱۴۱۴ھ بروز جمعتہ المبارک

Marfat.com

ذکرِ نوریؒ

پڑھو لاالہٰ الا اللہ[1]
ہے اول، آخر پاک اللہ
پڑھو لاالہٰ الا اللہ
اللہ کے پیارے رسول اللہ
پڑھو لاالہٰ الا اللہ
یہ کلمہ نبی سے ملاتا ہے
پڑھو لاالہٰ الا اللہ
اس ذکر کو مومن کرتے ہیں
پڑھو لاالہٰ الا اللہ
یہ ذکر تو افضل ہے اعلیٰ
پڑھو لاالہٰ الا اللہ
نوریؔ کی دعا ہے یہ ہردم
پڑھو لاالہٰ الا اللہ

حق لاالہٰ الا اللہ
ہے باطن و ظاہر پاک اللہ
حق لاالہٰ الا اللہ
آقا ہیں ہمارے رسول اللہ
حق لاالہٰ الا اللہ
وحدت کا جام پلاتا ہے
حق لاالہٰ الا اللہ
دل نور حق سے بھرتے ہیں
حق لاالہٰ الا اللہ
یہ توڑتا کفر کا ہے تالا
حق لاالہٰ الا اللہ
کلمہ ہو زباں پر مرتے دم
حق لاالہٰ الا اللہ

ہیں محمد[2] سرور صلِ علےٰ
ہے حافظ و ناصر پاک اللہ
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ
دو جگ کے سہارے رسول اللہ
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ
یہ مردہ دلوں کو جلاتا ہے
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ
سب بگڑے کام سنورتے ہیں
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ
اسے پڑھتا ہے ہر ایماں والا
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ
اللہ، نبی کا ہوگا کرم!!
ہیں محمد سرور صلِ علےٰ

از خادم الخطیب:- محمد شفیق نوریؔ نقشبندی مجددی غفرلہٗ
بہار کالونی کراچی 53

[1] جلّ جلالہٗ [2] صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَمْ یَزَلْ عَالِماً قَدِیْراً حَیّاً قَیُّوْماً سَمِیْعاً بَصِیْراً ط وَالصَّلٰوۃ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَرْسَلَہٗ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً ط وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِ
کَثِیْراً کَثِیْراً ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ o

(پارہ ۲، آیت ۱۵۲

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے احادیث شریف میں بے شمار مقامات پر ذکر اللہ کی رغبت دلائی ہے اور قرآن واحادیث کے حکم سے آشنا حضرات پر مخفی نہیں کہ قرآن کریم جَلَّشَانُہٗ او حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوالِ علماء میں ذِکر کا کئی مختلف معانی پر اطلاق کیا گیا ہے۔

اقسام ذکر

ذکر شریف کی تینؔ قسمیں ہیں۔

❶ ذِکر باللسان
❷ ذِکر بالعقل
❸ ذِکر بالقلب

قارئین کرام! پہلے ان تینوں قسموں کا ذِکر اجمالاً عرض کررہا ہوں۔ اس کے بعد ذِکر بالجہر کو تفصیلاً عرض کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

❶ ذِکر باللسان

ذِکر باللسان کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے ذِکر کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا - ط

(پارہ ۲ البقرہ آیت ۲۰۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو۔ جس طرح تم لوگ اپنی مجالس میں اپنے آباؤاجداد کے مفاخر یعنی خوبیاں بیان کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر اس سے بھی زیادہ کرو۔ اس ذِکر سے مقصود یہ ہے کہ زبان سے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ذِکر کیا جائے اور یہ ذکر خلوت میں ہو یا جلوت میں دونوں صورتوں میں جائز ہیں بلکہ پُرنور ہیں ۔

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

جماعت صوفیا کرام کا طریقہ ہے کہ صوفیاء حلقہ بناکر بیٹھ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی اصل اور جواز احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلاً یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِساً فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضاً بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا

ترجمہ:-

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگ فرشتوں کی ایک جماعت کو خاص کر لیا ہے جو کہ مجالس ذِکر کو ڈھونڈتی ہیں پس وہ جماعت جب کسی مجلس میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہوئے پاتی ہے تو وہاں بیٹھ جاتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کی ساری فضا فرشتوں سے بھر جاتی ہے۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۷ باب ذِکراللہ ، مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ ، علم و عرفان صفحہ ۱۱۳)

ذِکر بالعقل

اس ذِکر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال میں غور کرے اس کی جبروت و ملکوت میں محو فکر ہو اور زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات پر جو نشانیاں قائم کی ہیں ان نشانیوں کو تلاش کرے۔ اور نشان پر پہنچ کر صاحبِ نشان کو یاد کرے۔ مثلاً درندوں کی چیرہ دستی کو دیکھ کر۔ اللہ تعالیٰ کے قہروغضب کو یاد کرے۔ اولاد پر ماں کی شفقت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کرے۔ بلند و بالا پہاڑوں کے غرور دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ہیبت کو یاد کرے۔ وسیع و محیط آسمانوں کی بلندی و سجاوٹ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کو یاد کرے۔ وعلیٰ ھذالقیاس۔

صحیح بخاری شریف ، صحیح مسلم شریف ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ قرآن محل کراچی ، پر موجود ہے کہ جب سورج گہن جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پریشان ہوجاتے جیسے قیامت آگئی ہو اور فوراً نماز خسوف ادا فرماتے۔ خدا سے رحمت کی دعائیں مانگتے اور فرماتے۔

هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَاتَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ

Marfat.com

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَآئِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ۔

ترجمہ:-

یہ وہ نشانیاں ہیں جو کسی کی موت وحیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ ان نشانیوں سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس اس وقت تم اس کے ذِکر کی پناہ میں آجاؤ۔

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ ، مسلم شریف ، مشکوٰۃ شریف باب صلوٰۃ الخسوف مطبوعہ قرآن محل کراچی صفحہ ۱۳۰)

مطلب یہ کہ سورج کو گہن طاری کردینا اور اس کو بے نُور کردینا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ظاہر کرتا ہے ۔ پس نبی کریم علیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا خوف زدہ ہونا اس لیے تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو جائے ۔ اور آپ نے یہ ظاہر فرمایا کہ ایسی علامتوں کے ظہور کے وقت خدا سے ڈرنا چاہیے ۔ کیونکہ جو خدا سورج کو بے نُور کرسکتا ہے وہ ہماری آنکھوں اور دلوں سے بھی نُور چھین لینے پر قادر ہے ۔ پس بندے کو ایسے وقت میں چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے ۔ اس سے ڈرتا رہے اور خوف کھاتا رہے اور ذِکر ، دعا ، استغفار میں کوشش کرتا رہے ۔

ذِکر بالقلب

ذِکر بالقلب کا مطلب یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد رہے (یعنی کام بھی ہوتا رہے یاد بھی ہوتی رہے پنجابی مقولہ ہے ہتھ کارؐ ولّے ، دِل یارؐ ولّے)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

Marfat.com

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

ترجمہ:-

اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے۔ (یعنی ذِکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہوجائے)

(سورۃ کہف پارہ ۱۵ آیت ۲۴)) خزائن العرفان برحاشیہ نمبر۴۹)

ذِکر بالقلب کے دوؔ مرتبے ہیں۔ ایک عوام کا مرتبہ ہے۔ اور ایک خواص کا مرتبہ ہے۔ عوام کا مرتبہ یہ ہے کہ امرونہی کے وقت خدا کو یاد رکھے۔ ① مثلاً حی علی الصّلوٰۃ کی ندا کی جائے تو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے ② جب طبل جہاد بجایا جائے (یعنی دشمن کے ساتھ جہاد فی سبیل للہ کے لیے بلایا جائے) تو فوراً جہاد کے لیے تیار ہو جائے اللہ کی یاد کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکل پڑے۔ ③ انسان (مسلمان) کی زندگی میں کئی مرتبہ ایسے مواقع آتے ہیں کہ وہ خلق اور خالق کی یاد میں کش مکش مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر چاہیے کہ خلق کو بھول کر خالق کی یاد کرے۔ یہی معراجِ ذکر ہے۔ ④ کسی آفیسر یا ملازم کو اپنی یا اپنے بھائی یا بہن کی شادی کے لیے یا بیمار ماں، باپ کے علاج کے لیے یا بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے اُس کو کوئی شخص اتنی رشوت پیش کرتا ہے جس سے اس کے یہ سارے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ مگر وہ ایسے موقع پر اپنے مذکورہ تمام مسائل کو بھول جائے اور یہ یاد رکھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے سے منع فرمایا ہے تو یہ اس کے دِل کی یاد ہے۔ اور اگر وہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حکم نہی کو بھول کر اپنے مسائل سامنے رکھے تو وہ ذاکر بالقلب نہیں ہوسکتا ذِکر بالقلب کا دوسرا مرتبہ خواص اور مقربّین کا ہوتا ہے جن کا دِل کسی آن اور کسی وقت بھی یاد الٰہی

Marfat.com

سے غافل نہیں ہوتا۔ اور وہ خالق کے جلووں میں اِس طرح گم ہو جاتے ہیں کہ پھر انہیں مخلوق کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔

اپنی ولا میں ایسا گمادے خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

چنانچہ اس کا اعلیٰ ترین مرتبہ ہمارے نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو حاصل ہے آپ فرماتے ہیں کہ۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ

ترجمہ:۔

میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہوتا ہے جس میں میرے ساتھ نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی نبی مرسل ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن الوہیت کے جلوؤں میں اِس طرح محو ہوتے اور محبت الٰہی سے اس قدر سرشار ہوتے کہ حضور علیہ السّلام کی توجہ باقی مخلوقات کی طرف تو کیا ہوتی خود اپنی ذات کی طرف بھی التفات نہ رہتا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

ترجمہ:۔

ہم نے آپ کو (اے محبوب) اپنی محبت میں وارفتہ پایا۔

(ضحیٰ پارہ ۳۰ آیت ۷)

یعنی اے محبوب آپ ہماری ذات میں گم ہوگئے تو ہم نے آپ کو مخلوق کی طرف متوجہ کیا کہ آپ تو معرفتِ ربوبیّت، یادِالٰہی، اور ذِکر خداوندی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں۔ مخلوق کی طرف بھی تو، توجہ فرمائیں اور انہیں

Marfat.com

بھی آپ کے بحرِ بداماں سے کچھ قطرے حاصل ہو جائیں اور آپ کے فیضانِ نظر، اور انقلاب آور التفات (توجہ) سے کایا پلٹ جائے۔ گمراہی کی موجوں سے تھپیڑے کھانے والے ساحلِ ہدایت پر آلگیں صبحِ نُور کی آمد سے ظلمت کافور ہو جائے۔ اور توحید کی بلند بانگ گونجوں سے لات و منات کے سینے پھٹ پڑیں، معصیت اپنا سر جھکالے اور قدسیوں کی عید ہو جائے۔

جس طرف چشمِ محمد کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرّے سامنے آئے ستارے ہو گئے

تمہید مذکورہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ذِکر کی تین اقسام ہیں۔ اِس کتاب میں ہمارا موضوعِ سخن ذِکر بالجہر اور ذکر بالجہر بعد از نماز سے ہے کیونکہ آج کا بخیل دیوبندی، وہابی اور ابن عبدالوہاب نجدی کی معنوی، روحانی اولاد ذِکر بالجہر اور ذِکر بالجہر بعد از نماز کو بدعت، حرام اس کے علاوہ نہ معلوم کن کن احکام اور فتویٰ سے، غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبانِ اہلِ بیت و صحابۂ کرام و اولیاء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نوازتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہم اس مسئلہ کو قرآن و احادیث اور علماء محققین کے دلائل کی روشنی میں پوری تحقیق اور دیانت داری سے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ حق تلاش کرنے والوں پر حق اپنے تمام پہلوؤں سے واضح ہو جائے اور باطل کے لیے کوئی عُذر باقی نہ رہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Marfat.com

قرآن کریم اور ذِکر بالجہر

ذِکر بالجہر کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 1

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآئَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ط

ترجمہ:-

اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرو جیسے تم اپنے آباء کا ذِکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ۔ (سورۃ بقرہ پارہ ۲ آیت ۲۰۰)

اس آیت کی تفسیر میں مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں کفّار کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور اپنے باپ دادا کے کارناموں کو فخر کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حرکت کے جواب میں فرمایا کہ اپنے آباء کا ذِکر کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اہلِ عقل و دانش اور اہلِ علم پر مخفی نہیں ہے کہ لوگوں کو سُنانے کے لیے جو ذِکر ہوگا وہ بالجہر ہی ہوگا۔ (یعنی بلند آواز سے) پس اس آیت سے التزاماً ذِکر بالجہر کا جواز ثابت ہوا۔ چنانچہ شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دیگر آنکہ جہرِ مذکور مشروع است بے شُبہ (الی ان قال) از ادّلہ آنست قول حق سُبحانہٗ و تعالیٰ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآئَکُمْ۔

ترجمہ:- جان لو کہ ذِکر بالجہر بلاشُبہ جائز ہے اور اس کے دلائل میں سے اللہ سُبحانہٗ کا فرمان ہے کَذِکْرِکُمْ اٰبَآئَکُمْ

(اشعتہ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

Marfat.com

آیت 2

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

ترجمہ:-

پس جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرو کھڑے ، بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔ (سورۃ نسآء پارہ ۵ آیت ۱۰۳)

سیّد المفسّرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:-کہ رات اور دن میں ، دریا اور خشکی میں، سفر اور حضر میں، فراغت (کشادہ دستی) میں اور تنگدستی میں، بیماری اور صحت میں سِرّ اور جہر سے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

(دُرِّمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ ، تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۰۷ ، تفسیرالحسنات جلد ۱ صفحہ ۸۳۰ ، احیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۳۰۱

آیت 3

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؀

ترجمہ:-

تم میرا ذِکر کرو میں تمہارا ذِکر کروں گا (یعنی چرچا) اور میرا شکر ادا کرتے رہو ناشکری نہ کرو۔ (سورۃ البقرہ پارہ ۲ آیت ۱۵۲)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں اپنا ذِکر کرنے کا حکم دیا ہے ۔ اور ذِکر کو سِرّاً یا جہراً (یعنی پوشیدہ یا اعلانیہ) کے ساتھ مقیّد نہ کرنا اس

Marfat.com

کے عموم اور اطلاق کو ظاہر کرتا ہے ۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اطلَاقِہٖ یعنی نصوص مطلقہ کو ان کے اطلاق اور عموم پر محمول کیا جاتا ہے ۔ اِسی لیے اکثر حضرات علماءِ مفسّرین کرام نے اس آیتِ کریمہ کے تحت اس حدیث قدسی کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ اَلْخ

ترجمہ:- جو مجھے اکیلا یاد کرتا ہے میں اسے اکیلا یاد کرتا ہوں۔ جو مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں (جو کہ ذِکر بالسّر و ذِکر بالجہر دونوں پر دلالت کرتی ہے)

(بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۱۱۰۱ ، مسلم شریف، ترمذی شریف صفحہ ۵۱۸ ، ابن ماجہ جلد۲ صفحہ ۴۴۲ ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۶ ، فضائل ذکر از مولوی ذکریا صاحب تبلیغی صفحہ ۱۴ ، ذِکر اللہ از مفتی محمد شفیع دیوبندی صفحہ ۱۶ ، کشف الغُمّہ عن جمیع الامّہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

آیت 4

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا

ترجمہ:-

(منافقین کی حالت کا بیان ہے)

اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو

Marfat.com

ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

(سورۃ نسآء پارہ۵ آیت ۱۴۲)

آیت 5

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝

ترجمہ:-

اور اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دِل میں اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور اللہ کا خوف بھی (ہمیشہ) صبح کو بھی اور شام کو بھی اور غافلین میں سے نہ ہو۔

(سورۃ اعراف پارہ۹ آیت ۲۰۵، ترجمہ مولوی محمدذکریاامیر تبلیغی جماعت صفحہ ۸،۷)

آیت 6

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ

ترجمہ:-

اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد (ذِکر) ہی میں دِلوں کا چین ہے۔

(سورۃ رعد پارہ۱۳ آیت ۲۷، ۲۸)

Marfat.com

یعنی اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے ۔ اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو خائف کردیتی ہے ۔

(تفسیر خزائن العرفان حاشیہ نمبر۷۷)

آیت 7

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ

ترجمہ:-

ایمان والے تو وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو (اس کی بڑائی کے تصور سے ان کے دِل ڈرجاتے ہیں۔)

(سورۃ الانفال پارہ۹ آیت ۲ ، ترجمہ مولوی محمد ذکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت)

(صفحہ ۵۳ کا بقیہ)

جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ والوں کی مجالس میں ہر وقت ہی اللہ اللہ کا ذکر ہوتا ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ کے بندوں کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنی طبیعت کے جال میں گرفتار ہیں اور ان کو اللہ کے ذکر کی کیا قدر؟ کہ یہ کتنی بڑی دولت و نعمت ہے۔ غفلت کے نشہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو اس بیان سے کیا اثر ؎

عندلیب مست داند قدر گل چغدرا از گوشہ ویرانہ پرس

پھولوں کی قدر مست بلبل ہی خوب جانتی ہے ویران جنگل کے کونے کے متعلق اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو اُلو سے پوچھو۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنا ذکر کرنے کی توفیق دے آمین ۔

Marfat.com

ذکر بالجہر احادیث کی روشنی میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءِ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ۔

ترجمہ:-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کی نماز کے پورا ہوجانے کو تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کی آواز سے پہچان جاتا تھا۔

(بخاری شریف جلد۱ صفحہ ۱۱۶ ، شرح مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۱۸۱ ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۸ ، المنتقی المختار من کتاب الاذکار صفحہ ۶۰ ، فیوض الباری شرح بخاری جلد۴ صفحہ ۲۱)

اس حدیث شریف کی شرح میں شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

گفتہ اند کہ مراد بتکبیر اینجا ذِکر است چناں کہ در صحیحین از ابنِ عباس آمدہ است کہ رفع صوت بذکر وقت انصراف مردم از نماز فرض در، زماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہود بود گفت ابن عباس مے شناختم مِن انقضَاءِ الصّلوٰۃ رابداں آوردہ است بخاری ایں حدیث را پس معلوم شُد کہ مُراد بتکبیر مطلق ذِکر است

ترجمہ:-

علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تکبیر سے مراد مطلق ذِکر ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فرض نمازوں کے بعد

Marfat.com

ذکر بالجہر معروف تھا۔ اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اختتامِ نماز کو ذِکر بالجہر سے پہچانتا تھا۔ اس کے بعد امام بخاری نے اس حدیث کو ذِکر کیا پس معلوم ہوا یہاں تکبیر سے مراد مطلق ذِکر ہے۔

(اشعتہ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۱۸)

اسی حدیث شریف کے تحت حضرت علامہ نووی شارح صحیح مسلم شریف رحمتہ علیہ فرماتے ہیں کہ

هٰذَا دَلِيْلٌ لِمَا قَالَهُ بَعْضُ السَّلَفِ اِنَّهُ يَسْتَحِبُّ الْجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالذِّكْرِ عَقَبُ الْمَكْتُوْبَةِ وَمِمَّنِ اسْتَحَبَّهُ مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ ابْنِ حَزَمِ الظَّاهِرِيْ نُوَوِيْ .

ترجمہ:-

یہ حدیث شریف بعض سلف کے اس مسلک پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذِکر کرنا مستحب ہے۔اور متاخرین میں ابن حزم ظاہری کا یہی مسلک ہے۔

(شرح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۲۳۷)

قارئین کرام! اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس حدیث کی شرح عدل وانصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ۔ خدارا! ذرا غور فرمائیں کہ حضرت ابن عباس جو براہِ راست نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے قرآنِ کریم کی تفسیر کا علم حاصل کرتے ہیں اور مفسّرین کی جماعت میں سیّدُ المفسّرین بھی ہیں اور صحابیٔ رسول بھی وہ تو یہ فرمائیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازِ تکبیر سے معلوم کرلیتا تھا کہ اب نماز ختم ہوگئی ہے۔ یعنی بلند آواز سے ذِکر ہوتا تھا۔ مگر آج کا پیٹ کا پُجاری ملّاں نجدی، وہابی اینڈ کمپنی بلند آواز سے ذِکر کرنے پر لڑتے جھگڑتے ہیں اور مسجدوں میں فساد برپا کرکے ذِکرِ

Marfat.com

الٰہی کی آواز کو دبانا پھر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کس عمل کو جو اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند اور محبوب ہے یعنی ذِکر الٰہی جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے رائج ہے اور خود محبوبِ خُدا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کرتے رہے۔ اور یہ طریقہ آپ سے ثابت ہے۔ چلتے چلتے سرِدست قرآن کریم کی آیت کا حوالہ دے دوں شاید کہ اتر جائے تمہارے دِل میں میری بات جو کہ بلند آواز سے ذِکر کرنے کو روکتے ہیں اور وہ بھی مسجد میں جب کہ مساجد اللہ کے ذِکر اور عبادت کے لیے ہی بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا

ترجمہ:-

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو مساجد میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ذِکر سے منع کرتا ہے اور مساجد کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس آیت کے تحت دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی ذِکر بالجہر پر یوں استدلال کرتے ہیں وَمَنْ اَظْلَمُ، الخ، اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو مساجد میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ذِکر سے منع کرتا ہے اور مساجد کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ منع بدوں اطلاع ذِکر ممکن نہیں اور اطلاع بدوں جہر غیر متصور ہے۔

(فتاوٰی امدادیہ جلد۴ صفحہ ۴۴ مجتبائی)

کیوں جناب مخالفین صاحبان! اب بھی شور و غل کروگے کہ اونچی آواز سے ذِکر بند کرو اب تو کسی بھی مخالف کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے قرآن کریم کی آیت کا انکار کر کے ایمان سے خارج ہونا پڑے۔ مخالفت کرنے کی بجائے آپ کو بھی اس ذِکر الٰہی کا ذاکر بن جانا چاہیے کیونکہ اعتراض و انکار کا جواز مولٰنا اشرف علی تھانوی صاحب نے دُور کردیا اور فتوٰی صادر فرمادیا کہ ذِکر بالجہر

Marfat.com

مساجد میں کرنا جائز ہے ۔ اور اللہ کے محبوب کریم علیہ السلام کا طریقۂ ذکر فی المسجد آپ نے گزشتہ صفحات میں پڑھ ہی لیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس پر قائم رہتے ہوئے توفیقِ عمل عطا فرمائے (آمین)

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت ہے کہ

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ

ترجمہ:-

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا اور (جبکہ آج کا زمانہ بھی حضور علیہ السّلام ہی کا زمانہ ہے)

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ ، مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۱۷ ، الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۳۹۱ ، المنتقی المختار من کتاب الاذکار صفحہ ۶۰ ، فیوض الباری شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۱)

اِس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح میں حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ الْجَھْرِ بِالذِّکْرِ عَقْبَ الصَّلٰوۃِ ،

ترجمہ:-

اس حدیث شریف میں نماز کے بعد اونچی آواز سے ذکر کرنے کی دلیل ہے۔

(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۲۵)

اسی حدیث شریف کی شرح میں حضرت علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ فرماتے ہیں کہ

اِسْتَدَلَّ بِہٖ بَعْضُ السَّلَفِ عَلٰی اِسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّکْبِیْرِ وَالذِّکْرِ عَقِیْبُ الْمَکْتُوْبَۃِ

ترجمہ:-

اس حدیث شریف سے بعض اسلاف نے فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کو مستحب قرار دیا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری جلد٦ صفحہ ١٢٦)

فریق مخالف کے مسلّم و معتبر و پیشوا، عالم مولانا اشرف علی تھانوی صاحب بھی اِس حدیث

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

ترجمہ:-

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں معمول تھا کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذِکر کیا کرتے تھے۔

روا ہ بخاری، اس (حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما) سے شروعیت جہر واضح و لائح ہے۔ (المنتقی المختار صفحہ ٦٠، امداد الفتاوی جلد٤ صفحہ ٤٣، ٤٤ مجتبائی)

پس ثابت ہوگیا حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ذکر بالجہر پر استدلال کرنے پر ہم تنہا نہیں ہیں، بلکہ سلفُ الصّالحین سے لے کر مولانا تھانوی تک تمام علماء اس حدیث ذِکر بالجہر کے جواز اور استحباب پر استدلال کررہے ہیں۔ چنانچہ اسی کے ساتھ ساتھ ایک اور دوسرے صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ ہوسکتا ہے اس کے مطالعہ و برکت سے مخالفین، مخالفت ذِکر بالجہر سے باز آجائیں۔ حدیث یہ

Marfat.com

-۷-

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

ترجمہ:-

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کہتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں اُس کا مُلک ہے، اسی کے لیے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قدرت اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اُسی کی نعمت ہے اُسی کا فضل، اُسی کی اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے لیے خاص دین رکھتے ہیں اگرچہ کفار ناپسند کریں۔

(راوہ مسلم جلد ا صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۸ بابُ الذِّکر مطبوعہ قرآن محل کراچی (یعنی فرض نماز سے سلام پھیرتے ہی) بحوالہ مرأت شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸، المنتقی المختار من کتاب الاذکار صفحہ ۶۱)

اِس حدیث شریف کی شرح میں حضرت علّامہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

ایں حدیث صریح است در جہر بذِکر کہ آنحضرت باواز بلند مے خواند

(اشعتہ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۱۹)

Marfat.com

ترجمہ:-

یہ حدیث شریف ذِکر بالجہر پر نص صریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذِکر بالجہر کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ذِکر بالجہر کے استحباب پر حدیث شریف قارئین کرام کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ (متفق علیہ)

ترجمہ:-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے۔ جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اگر بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے اکیلے ہی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھے مجمع (یعنی جماعت) میں یاد کرتا ہے تو میں اسے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۱۰۱، مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴۱، ترمذی صفحہ ۵۱۷، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۶، ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۴۳۲، فضائلِ ذِکر مولوی ذکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت صفحہ ۱۴، مشارق الانوار صفحہ ۶۰۵، ذِکر اللہ از مفتی محمد شفیع دیوبندی صفحہ ۱۶، مکاشفۃُ القلوب صفحہ ۴۰۱، عمدۃ السّلوک جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ غنیۃُ الطّالبین صفحہ ۴۵۴، اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۲۹۸، الحاوی لِلفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، معارف الحدیث جلد ۵ صفحہ ۳۲)

Marfat.com

اس حدیث شریف کی شرح میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وارد ایں حدیث دلیل است برجواز ذِکر جہر چناں کہ گزشت

ترجمہ:-

اس حدیث میں ذِکر بالجہر کے جواز پر دلیل ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

(اشعتہ اللمعات جلد۲ صفحہ ۱۸۰)

اسی حدیث قدسی کی شرح میں مُفسّرِ قرآن شارح مشکوٰۃ شریف حضرت علاّمہ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ رب سے ذِکر اللہ کرتے وقت بہت قریب ہوتا ہے، جو ہر وقت ذِکر کرے وہ ہر وقت رب تعالٰی کے قریب ہے۔ بہتر مجمع سے مُراد ارواح انبیاء و اولیاء ہیں۔ لہٰذا حدیث (قدسی) پر کوئی اعتراض نہیں، اور ہوسکتا ہے کہ اِس مجمع سے مُراد مقرّب فرشتوں کا مجمع ہو چونکہ بعض لحاظ سے فرشتے انسان سے افضل ہیں کہ ہم انسان نیک و بد ہر طرح کے کام کرلیتے ہیں فرشتے صرف نیک کام ہی کرتے ہیں اسی لیے اُنہیں خیراً منھم کہا گیا، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ انسان فرشتے سے افضل ہے۔ پھر یہاں فرشتوں کو انسان سے افضل کیوں فرمایا گیا؟ مسئلہ ماہیت انسان، ماہیت فرشتہ سے افضل ہے رب تعالٰی فرماتا ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ، اِسی لیے انسان کو اشرفُ المخلوقات کہا جاتا ہے۔ رہے افراد اِس میں تفصیل یہ ہے کہ خاص انسان جیسے انبیاء اور اولیاء خاص و عام تمام فرشتوں سے افضل ہیں مگر عام مسلمانوں سے خاص فرشتے افضل ہیں۔ رہے کفّار وہ تو گدھے، کتّے سے بدتر ہیں۔ رب تعالٰی فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّالْبَرِیَّۃِ، اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذِکر بالجہر افضل ہے کہ آہستہ ذِکر کرنے والوں کا ذِکر وہاں بھی خفیہ ہی ہوتا ہے اور مجمع لگا کر اونچا ذِکر کرنے والوں کا

Marfat.com

وہاں بھی اعلانیہ ذکر ہی ہوتا ہے جسے فرشتے، انبیاء اور اولیاء سُنتے ہیں ذکر بالجہر کرنے والوں کے لیے یہ حدیث قوی دلیل ہے۔

(مرأت شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

مجالس ذکر قائم کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ و مقام کیا ہے؟

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلاً يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَابَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْئَلُهُمُ اللهُ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ وَقَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَاسَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ

Marfat.com

فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ "

ترجمہ:-

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو ذِکر کی مجلسوں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ پس انہیں جہاں مجلسِ ذِکر ملتی ہے وہ اس مجلس کو گھیر کر بیٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ مجلس ذِکر سے لے کر آسمانِ دنیا تک تمام فرشتوں سے بھر جاتی ہے اور جب یہ مجلس ختم ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے) تم کہاں سے آئے ہو تو وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کی مجلس سے آئے ہیں جو زمین میں تیرا ذِکر (یعنی تسبیح و تکبیر و تہلیل) کر رہے ہیں اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں جنّت مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنّت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس اگر وہ جنّت دیکھ لیتے تو پھر اُن کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ پناہ مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کس سے پناہ مانگتے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ سے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ دیکھتے تو کتنی شدّت سے پناہ مانگتے۔ فرشتے عرض کرتے وہ تجھ سے بخشش مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور اُن کا مطلوب انہیں عطا کیا اور جس سے انہوں نے پناہ مانگی اُس سے پناہ دے دی فرشتے عرض کرتے ہیں یارب! ان میں فلاں بڑا گناہ گار تھا جو یونہی راہ چلتا ہوا اُن میں شامل ہوگیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اُسے بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو اُن میں شامل ہو جائے

Marfat.com

وہ بھی ان کی وجہ سے بخشا جاتا ہے۔ (یعنی ذاکرین کی مجلس میں بیٹھنے والا بد نصیب نہیں ہوتا) اسی واسطے مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا
اونشیند درحضورِ اولیاء

(رواہ مسلم جلد۲ صفحہ ۳۴۴ ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۷ ، ترمذی صفحہ ۵۱۷ ، علم وعرفان صفحہ ۱۱۳ ، مکاشفتہ القلوب صفحہ ۴۰۵ ، الحاوی للفتاوی جلد۱ صفحہ ۳۹۰ ، اشعتہ اللمعات جلد۲ صفحہ ۴۰۶)

(اس حدیث سے ملتی جلتی حدیث بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۹۴۸ پر موجود ہے، کشف الغمہ عن جمع الامہ جلد۱ صفحہ ۲۴۰)

نوٹ :- مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۷ پر اس مذکورہ حدیث شریف سے پہلے جو حدیث بیان ہوئی اس کے راوی بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور مضمون بھی اسی حدیث شریف سے ملتا جلتا ہے اور اس حدیث کو تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد ذکریا صاحب نے فضائلِ ذِکر صفحہ ۱۵۲ پر نقل فرمایا ہے۔

اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوئے اور وہ یہ ہیں

① جماعت کے ساتھ مِل کر ذِکر کرنا جائز اور جو ذِکر جماعت کے ساتھ ہو وہ ذِکر بالجہر ہی ہوتا ہے۔

② فرشتوں کا سُننا جہر پر قرینہ ہے کیونکہ سماعت صوت (آواز) کی ہے بغیر آواز کے سُننے کا کوئی معنیٰ نہیں۔

③ حدیث شریف میں ہے یُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ ۔ کہتے تھے اور جب تک جہر کے ساتھ یہ کلمات ادا نہ کیئے جائیں تو ان میں اجتماعی رنگ پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر ذِکر بالسِرّ ہو تو اس کا کسی دوسرے کو پتہ نہیں کہ اس نے کیا پڑھا۔ کب شروع کیا اور کب ختم کیا۔ ان کلمات میں جماعتی انداز تب

Marfat.com

ہی پیدا ہوگا جب پوری جماعت ہم آہنگ (یعنی مل کر ایک آواز) ہو کر جہراً یہ کلمات ادا کریں گے۔

④ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا کی شرح میں شارح مسلم شریف حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یعنی بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کی مجلس میں حاضر ہونے اور ذِکر سُننے پر برانگیختہ کرتے ہیں۔ علامہ نووی رحمتہ اللہ علیہ کے اس کلام سے ظاہر ہوگیا کہ اس حدیث میں ذِکر سے مُراد ذِکر بالجہر ہے

(نووی شرح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۲)

⑤ حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو بُلاتے ہیں کہ آؤ ذاکرین کی زیارت کریں اور ان کا ذِکر سُنیں۔

⑥ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ کے تحت فرماتے ہیں۔

أَيْ مَاذَكَرَ اللّٰهَ قَصْدًا أَوْ إِخْلَاصًا وَإِلَّا اسْتِمَاعُ الذِّكْرِ ذِكْرًا ط

(مرقات شریف جلد ۵ صفحہ ۵۶ تا ۵۸)

یعنی اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذِکر قصداً یا اخلاصاً (یعنی ارادہ اور خلوص کے ساتھ) نہیں کیا پھر بھی ذِکر کو سُننا بھی ذِکر ہوتا ہے ۔ یہ عبارت فرشتوں کی (گفتگو) پر پیدا ہونے والے ایک سوال کا جواب ہے ۔ فرشتوں نے کہا کہ ذاکرین میں ایک ایسا شخص تھا جو صرف اُن کے پاس سے گزرا اور بیٹھ گیا (اس نے ذِکر نہیں کیا) اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُس نے ذاکرین کا ذِکر سُنا اور ذِکر سُننا بھی ذِکر ہے تو پھر فرشتوں نے یہ کیسے کہا کہ اس نے ذِکر نہیں کیا اس کا جواب حضرت علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ دیتے ہیں کہ اس کا ذِکر سننا اخلاصاً اور قصداً نہ تھا یونہی (راہ چلتے) اتفاقی طور پر اس نے ذِکر سن لیا (جو ذِکر، ذاکرین کر رہے تھے) اس ذِکر کو فرشتے بھی سُنتے ہیں اور انسان بھی اور سُننا (جہر کا ہی ہوسکتا ہے) جو جہر کی فرع ہے ۔

Marfat.com

بحمدہ تعالیٰ ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ جماعت کے ساتھ ذِکر بالجہر کرنا جائز ہے اس لیے ذِکر کرو اور خوب جی بھر کر اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرو۔ اسی میں اللہ کی رضا ہے اور ہمارے لیے دین، دنیا، آخرت کی بھلائی ہے۔

گر تو خواہی زیستن با آبرو
ذِکر اُو کُن ذِکر اُو کُن ذِکر اُو
ہر گدا را ذِکر او سلطان کند
ذِکر اُو بس زیور ایمان اُو
ہر کہ دیوانہ بود، در ذِکر اُو
زیرِ پائش عرش و کرسی و طبق

(حضرت مولانا روم علیہ رحمۃ)

جنت کے باغات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ۔

ترجمہ:-

بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنّت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنّت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ ذِکر کے حلقے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۸، ترمذی شریف صفحہ، عمدۃ السّلوک جلد ا صفحہ ۱۴۱، کشف الغمہ عن جمیع الامہ جلد ا صفحہ ۳۴۱، الحادی للفتاوی از امام سیوطی جلد ا

Marfat.com

صفحہ ۳۹۰ ، شفاء السقام صفحہ ۴۷ ، اشعتہ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۴۱۳)

فائدہ :- مقصود یہ ہے کہ کسی خوش قسمت کی ان مجالس اور ان حلقۂ ذِکر تک رسائی ہو جائے تو اس کو بہت زیادہ غنیمت سمجھنا چاہیئے کہ یہ دنیا ہی میں جنّت کے باغ ہیں ۔ اور اس حدیث شریف میں فَارْتَعُوْا یعنی خوب "چرو" سے اِس طرف اشارہ ہے فرمایا کہ جیسے جانور کسی سبزہ زار باغ میں چرنے لگتا ہے تو معمولی سے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹتا بلکہ مالک کے ڈنڈے وغیرہ بھی کھاتا رہتا ہے لیکن ادھر سے منہ نہیں موڑتا۔ اِسی طرح ذِکر کرنے والے کو بھی دنیاوی تفکّرات اور موانع کی وجہ سے اِدھر سے منہ نہیں موڑنا چاہیئے۔ اور ریَاضُ الْجَنَّۃِ یعنی جنّت کے باغ اس لیے فرمائے کہ جیسا کہ جنّت میں کسی قسم کی آفت نہیں ہوتی اِسی طرح یہ مجالس ذِکر بھی آفات سے محفوظ رہتی ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا ذِکر دلوں کی شفا ہے یعنی دل میں جس قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں مثلاً تکبّر، حسد، کینہ وغیرہ سب ہی امراض کا علاج ہے ۔ اِسی طرح ایک اور صحیح حدیث میں آیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ذِکر اللہ کی کثرت کا حکم کرتا ہوں اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پیچھے کوئی دشمن لگ جائے اور وہ اس سے بھاگ کر کسی قلعہ میں محفوظ ہوجائے اور ذِکر کرنے والا اللہ جَلَّ شَانَہٗ کا ہم نشین ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا فائدہ ہوگا کہ وہ مالکُ الملک کا ہم نشین ہو جائے اس کے علاوہ اس (یعنی ذِکر) سے شرح صدر ہوجاتا ہے دل منوّر ہوجاتا ہے اس کے دل کی سختی دور ہوجاتی ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ظاہری اور باطنی منافع ہوتے ہیں جن کو بعض علماء نے ایک سو تک شمار کیے ہیں۔

(فضائل ذِکر از مولوی محمد ذِکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت صفحہ ۳۶)

Marfat.com

دیوانہ وار اللہ کا ذکر کرو

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ

ترجمہ:-

حضرت ابی سعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذِکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔

(راوہ احمد، الحادی لِلفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۳۹۰، عمدۃ السّلوک جلد ۱ صفحہ ۱۴۱، کشف الغمہ عن جمیع الامہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۹، معارف الحدیث جلد ۵ صفحہ ۴۰)

وفی روایۃ :- عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاءُوْنَ۔

ترجمہ:-

دوسری روایت :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا ذِکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔

(رواہ الطبرانی)

فائدہ:-

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافقوں یا بے وقوفوں کے ریاکار کہنے یا مجنون کہنے سے ذاکرین کو ایسی بڑی دولت (ذِکر الٰہی) کو نہیں چھوڑنا چاہیئے بلکہ اس کا اہتمام مزید کثرت سے کرنا چاہیئے کہ لوگ تم کو پاگل سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑ دیں اور مجنون جب ہی کہا جائے گا جب نہایت کثرت سے اور زور (یعنی بلند آواز) سے ذِکر کیا جائے۔ آہستہ آواز میں (ذِکر کرنے) سے یہ بات نہیں

Marfat.com

ہو سکتی۔

چنانچہ حضرت علّامہ عمادالدین ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ کردی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ فرمالیا ہو۔ بجز اللہ کے ذِکر کے کہ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ عقلِ رہنے تک کِسی کو معزور قرار دیا چنانچہ ارشاد ہے۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۔ اللہ جَلَّ شَانُہٗ کا خوب کثرت سے ذِکر کیا کرو۔ اس کے لیے کوئی قید وبند نہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر کرو نماز سے پہلے کرو۔ خلوت میں کرو جلوت میں کرو۔ رات میں کرو یا دِن کے وقت کرو۔ جنگل میں ہو یا دریا میں، سفر میں حضر میں فقر میں تونگری میں بیماری میں صحت میں ذِکر کرو۔ اور خوب کرو آہستہ کرو یا بلند آواز میں جو حال بھی ہو ہر حال میں اللہ کا ذِکر کرو۔ اِسی ذِکر و فکر میں ہماری کامیابی و فلاح ہے اور قبر میں آسانی اور روشنی کا سبب ہے اور آخرت میں ذریعۂ نجات ہے اور اہلِ محشر میں جمع ہونے والوں کے سامنے ذاکرین قابلِ رشک و فخر ہونگے۔

(فضائل ذِکر از مولوی محمد ذکریا امیر تبلیغی جماعت صفحہ ۴۷، ۴۸)

چنانچہ اس سلسلے میں ایک اور حدیث ہدیۂ قارئین کرام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

عَنْ اَبِیْ دَرْدَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ اَقْوَامٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ وُجُوْھِھِمُ النُّوْرُ مَنَابِرِ اللُّؤْءِ یَغْبَطُھُمُ النَّاسُ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَآءِ وَلَا شُھَدَآءِ! فَقَالَ! اَعْرَابِیٌّ! حَلِّھُمْ لَنَا نَعْرِفُھُمْ! قَالَ! ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ قَبَائِلِ شَتّٰی وَبِلَادِ شَتّٰی یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یَذْکُرُوْنَہٗ حَلِّھُمْ لَنَا یعنی

Marfat.com

صِنفُهُم لَنَا شَكلُهُم لَنَا نَعرِفُهُم

ترجمہ:-

حضرت ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دِن اللہ جلَّ شَانہٗ بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں میں نُور چمکتا ہوگا اور وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے ۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے (حالانکہ) وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے کسی (صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال بیان فرمادیجیئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں اور مختلف شہروں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں مشغول ہوں ۔

(اخرجہ الطبرانی باسناد حسن بحوالہ فضائل ذِکر صفحہ ۴۲)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خلوص اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں قیامت میں اُن کے چہرے روشن و منوّر ہوں گے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس مقام یا جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کیا جاتا ہے وہ بھی آسمان والوں کے لیے ایسے چمکتے ہیں جس طرح زمین والوں کے لیے (آسمانوں میں) ستارے چمکتے ہیں سبحان اللہ کیا خوب برکت ہے اللہ تعالیٰ کے ذِکر کی۔

(یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے بحوالہ ذِکرُاللہ ازمفتی محمد شفیع دیوبندی صفحہ ۱۷)

حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ جو بہت زیادہ متّقی اور مشہور بزرگ ہیں وہ بھی اس حدیث مذکورہ کی تائید میں فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ

Marfat.com

کا ذِکر ہوتا ہے وہ آسمان والوں کے نزدیک ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ چراغ
(فضائلِ ذِکر صفحہ ۳۴)

* یہ حصہ کتاب کی ترتیب سے الگ ہے

فضائل ذِکر اللہ جلّ جلالہٗ

قارئینِ کرام:۔ اِس بات کو خُوب اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ جس شخص (مسلمان) نے غفلت کا پردہ اپنے دِل سے اُٹھالیا اَور دِل کے آئینہ کو ذِکر کی جلا (روشنی، صفائی، چمک) سے صاف اَور شفاف کر لیا اُس کا سِینہ اللہ تعالیٰ کے بھیدوں (رازوں) کا خزانہ ہو گیا۔ اَور اس کا دِل اللہ تعالیٰ کے انوار کا مطلع بن گیا۔ ہر چیز کے صاف کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ایک صیقل ہُوا کرتی ہے۔ اَور دِل کی صفائی اللہ تعالیٰ کا ذِکر اَور موت کی یاد ہے۔
اِس لیے اگر آپ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں اَور اس دولت کو اپنے قبضے میں لانا چاہتے ہیں تو دنیاوی جھُوٹے فانی تمام تعلقات کو دُور ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مستغرق ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا یہی نشان ہے۔ کہ اسی کو یاد کیا جائے۔ کیونکہ قانونِ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے۔ تو وہ اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی حقیقت اِس کی یاد میں مست رہنے سے ہے۔

حکایت:۔ ایک دِن اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُناجات کرتے ہُوئے عرض کیا کہ اَے اللہ! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ کون تیرا دوست ہے اَور کون تیرا دشمن ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ اَے میرے کلیم، جو شخص میرا ذِکر کرنے والا ہے وُہ میرا دوست ہے اَور جو شخص مجھ (میری یاد) سے غافل ہے وہ میرا دشمن ہے پس طالبِ حق کا فرض ہے کہ اپنے دِل کو جو اللہ تعالیٰ کے نُور اَور بھیدوں کے ظہور ہونے کا مقام ہے اللہ پاک کے ذِکر کے ساتھ مجلّیٰ کرے اَور اُسے دُنیا کی محبت اَور اس کی کثافات سے پاک و صاف کرے تاکہ دوستی کے مرتبے پر فائز ہو سکے۔ (بقیہ صفحہ ۵۲ پر پڑھیں)

Marfat.com

ذکر بالجہر اور علمائے محققین

امامُ المحدّثین سیّدنا حضرت علاّمہ امام محمد بن اسماعیل بخاری اور حضرت علامہ امام مسلم بن الحجاج کے علاوہ دوسرے اجلِ محدّثین کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بابُ الذِّکر بَعدَ الصَّلٰوۃ یعنی نماز کے بعد ذِکر شریف کرنے کا باب ترتیب دے کر بڑے اہتمام کے ساتھ ذِکر شریف کی روایات کو درج فرمایا۔ اگر نماز کے بعد ذِکر کرنا بدعت یا ناجائز ہوتا تو اتنے بڑے صاحب علم و فضل علمائے محدثین کرام کبھی بھی کتبِ احادیث میں اتنے اہتمام کے ساتھ ذِکر کرنے کے باب نہ ترتیب دیتے اور نہ ہی اثبات ذِکر شریف کی روایات درج فرماتے۔

حضرت علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث جو کہ مسلم شریف ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۸ ،اشعتہ اللمعات مترجم جلد۲ صفحہ ۲۹۶ میں مذکور ہے اور آپ حضرات نے اس کتاب کے پچھلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایا ہے ، سے استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ویَستَفَادُمِنَ الحَدِیثِ الاَخِیرِ جوَازُ رَفعِ الصَّوتِ بِالذِّکرِ وَالتَّکبِیرِ عقِبَ المَکتُوبَاتِ بَلْ مِنَ السّلَفِ قَالَ بَاستِحبَابِہٖ ،،

ترجمہ:۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آخیر سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد ذِکر بالجہر جائز ہے۔ بلکہ علمائے سلف نے اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

(حاشیہ طحطاوی شریف علیٰ مراقی الفلاح صفحہ ۱۸۶)

Marfat.com

یہی حضرت علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ بزازیہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ مساجد میں ذکر جہر کو روکنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ فِی الْفَتَاوٰی لَا یُمْنَعُ مِنَ الْجَھْرِ بِالذِّکْرِ فِی الْمَسَاجِدِ احْتِرَازًا عَنِ الدُّخُوْلِ تَحْتَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ کَذَا فِی الْبَزَّازِیَۃِ وَنَصَّ الشَّعْرَانِی فِیْ ذِکْرِ الذَّاکِرِ لِلْمَذْکُوْرِ وَالشَّاکِرِ لِلْمَشْکُوْرِ مَالَفْظُہٗ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَخَلَفًا عَلَی اسْتِحْبَابِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَمَاعَۃً فِی الْمَسَاجِدِ وَغَیْرِھَا مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ،

ترجمہ:-

فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ مساجد میں ذکر بالجہر سے نہ روکا جائے۔ تاکہ قران کریم کی آیت مبارکہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے ذِکْرِ الذَّاکِرِ لِلْمَذْکُوْرِ وَالشَّاکِرِ لِلْمَشْکُوْرِ میں تصریح فرمائی ہے کہ (متقدمین) قدیمًا و حدیثًا (متاخرین) علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر بغیر کسی انکار کے مستحب ہے۔

(طحطاوی شریف صفحہ ۱۹۰ ، فتاویٰ امدادیہ جلد۴ صفحہ ۴۵)

حضرت علامہ امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

فَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْجَھْرَ اَفْضَلُ لِاَنَّہٗ اَکْثَرُ عَمَلًا وَلِتَعَدِّیْ فَائِدَتِہٖ اِلَی السَّامِعِیْنَ وَیُوْقِظُ قَلْبَ الذَّاکِرِ ! فَیَجْمَعُ ھَمَّہٗ اِلَی الْفِکْرِ وَیَصْرِفُ سَمْعَہٗ اِلَیْہِ

Marfat.com

وَیُطْرِدُ النَّوْمَ وَیَزِیْدُ النَّشَاطَ:

ترجمہ:-

بعض اہل علم نے فرمایا کہ بلند آواز سے ذِکر کرنا افضل ہے کیونکہ اس میں عمل زیادہ ہے اور اس کا فائدہ سُننے والوں کو بھی پہنچتا ہے اور ذاکر (یعنی ذِکر کرنے والا) کے قلب کو بیدار کرتا ہے۔ (قارئین) ایک نسخہ میں یہ عبارت بھی ہے (یُوقِظُ قَلْبَ الْغَافِلِیْنَ) اور یہ غافلوں کے دل کو بیدار کرتا ہے اور ان کے خیالات اور ان کے کانوں کو ذِکر الٰہی کی طرف پھیرتا ہے۔ اور نیند کو دُور کرتا ہے اور سُرور (یعنی خوشی) کو بڑھاتا ہے۔

(شامی فی احکام المسجد سے متصل جلد ۱ صفحہ ۶۱۸، جاءَ الحق جلد ۱ صفحہ ۲۴۷)

حضرت شیخ علامہ ابن حجر مکّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اپنے وقت میں حرم مکّہ مکرّمہ میں مفتی اور امام کعبہ کے عہدہ پر فائز تھے۔

(تاریخ اہلحدیث بروایت مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بحوالہ اہلِ سنّت کون؟)

اپنے وقت کے امام فرماتے ہیں۔

اَوْرَادُ الصُّوْفِیَۃِ الَّتِیْ یَقْرَؤُنَہَا بَعْدَ الصَّلٰوتِ عَلٰی حَسَبِ عَادَاتِہِمْ فِیْ سُلُوْکِہِمْ لَہَا اَصْلٌ اَصِیْلٌ۔

ترجمہ:-

صوفیا کرام جو نمازوں کے بعد اپنے سلوک کے مطابق ذِکر بالجہر کرتے ہیں اس کی اصل موجود ہے۔

(فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۶۵)

صاحب فتاوٰی عالمگیری

جَمْعٌ عَظِیْمٌ یَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَہُمْ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّہْلِیْلِ جُمْلَۃً لَابَاْسَ بِہٖ

Marfat.com

ترجمہ:-

جماعتِ عظیم ہو اور وہ تمام مِل کر بلند آواز سے سُبْحَانَ اللہ اور لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کا ذِکر کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۹۰)

اسی عالمگیری میں باب آداب المسجد میں ہے۔

اَنْ لَّا یَرْفَعُ فِیْہِ الصَّوْتِ مِنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔

ترجمہ:-

مساجد میں اللہ تعالیٰ کے ذِکر کے سوا آواز بلند نہ کی جائے۔

(عالمگیری جلد۴ صفحہ ۹۴)

شیخ المحدّثین والمحقّقین شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے۔

بدانکہ جہر بذِکر مطلقاً بعد از نماز مشروع است وَارِدشُدہ است درو ے احادیث ۔

ترجمہ:-

جان لو کہ بلند آواز سے نماز کے بعد ذِکر کرنا مشروع ہے اس کے بارے میں احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ (اشعتہ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۱۸)

حضرت علامہ شاہ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ : بدانکہ جہر مذکور جائز است بلاشُبہ ۔

ترجمہ:-

جان لو کہ ذِکر بالجہر بلاشُبہ جائز ہے۔ (اشعتہ اللمعات م جلد ۲ صفحہ ۱۷۷ / مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

Marfat.com

ذِکر بالجہر کے متعلق حضرت علاّمہ شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرّحیم محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان:

(۱) روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

كَانَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِہٖ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الخ

ترجمہ:

آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرا کرتے تھے تو بلند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز سے معلوم ہو جاتا تھا۔ اور بعض حدیثوں سے یہ بات بظاہر ثابت ہوتی ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے۔

دُبُرُ کُلِّ صَلٰوۃٍ ہر نماز کے پیچھے۔

(مزید مسئلہ ذِکر دیکھیں ☜ حجتہ البالغہ اردو صفحہ ۳۶۴ ، صفحہ ۴۵۹ تا ۴۶۴ مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

(۲) یہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اشغال قادریہ کے بیان میں فرماتے ہیں کہ مشائخ قادریہ سب سے پہلے ذِکر بالجہر کی تلقین کرتے ہیں اور اس جہر سے مُراد غیر مفرط ہے اسی وجہ سے یہ ذِکر بالجہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کے منافی نہیں جس میں نبی کریم علیہ السّلام نے فرمایا کہ اپنے نفسوں کے ساتھ نرمی کرو (روح المعانی) (القول الجمیل صفحہ ۴۹ ، ۵۰)

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ذِکر بالجہر جائز ہے اور حدیث میں جس جہر سے منع فرمایا ہے وہ جہر مفرط ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ذِکر بالجہر کے بارے میں فرمان:

حقیقت ذِکر جہر کی ہے اور اصل یہ ہے کہ اس کا انکار سَراسَر نادانی ہے۔ اور قرآن شریف سے جہر صراحتاً ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیِّ مَّا اَذِنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے تغنی بالقرآن بطریق جہر کے لیے اجازت فرمائی ہے۔ اور تلبیہ حج کے بارے میں آیا ہے اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ یعنی بہترین حج وہ ہے کہ اُس میں لبیک کہنے میں آواز بلند کی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ جانور ذبح کیے جائیں اور قرآن کریم کی فضیلت مشہور ہے اور روایت ہے کہ

كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذِّكْرِ

یعنی صحابہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ذِکر کی آواز سُن کر معلوم کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تمام فرمائی۔ یہ بھی ثابت ہے کہ۔

فَضْلُ الذِّكْرِ الَّذِیْ يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ عَلَى الَّذِیْ لَا يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ بِسَبْعِيْنَ ضِعْفًا

یعنی وہ ذِکر کہ اس کو حفظہ یعنی فرشتگان نگہبان اور نویسندگان اعمال سُنتے ہیں۔ اس ذِکر کی فضیلت ستر درجہ زیادہ ہے بہ نسبت اس ذِکر کے کہ اس کو فرشتگان نگہبان ونویسندگان اعمال نہیں سُنتے۔ طریقہ چشتیہ اور اویسیہ اور قادریہ کا کہ یہ سب حضرات ہمارے پیر ہیں۔ ان سب طریقوں کی "بنا" ذِکر جہری پر ہے اور یہ کہنا باطل ہے کہ یہ حرام ہے اور فعل حرام سے قرب الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا اس واسطے کہ ذِکر جہری سے جمعّیت کے لیے گئے اور آپ کے جانے کے بعد خواجہ علاؤالدین غجدوانی نے ذِکر جہری کرنا شروع کیا اور جب حضرت خواجہ نقشبند عَلَیْہِ الرَّحْمَتْ حج سے واپس تشریف لائے تو خواجہ علاؤالدین غجدوانی

Marfat.com

نے عذر کیا کہ قوتِ باطن کی وجہ سے آپ کو ذِکر جہری کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم کو تو اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ تو حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے اس بارے میں انکار نہ فرمایا۔ اور حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے حضرت خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ غجدوانی سے ذِکر خفی کا طریق حاصل کیا تھا۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا عمل عزیمت پر تھا۔ اس واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ خود ذِکر جہری نہ کرتے تھے۔ اور آپ کے ایسے لوگ جو کہ مسائل فقہیہ میں حدیث کو اجتہاد پر مقدّم جانتے ہیں اگرچہ وہ اجتہاد مذہب حنفی میں ہو اگر اس امر میں شُبہ کریں تو محض بیجا ہے۔ اور حضرت خواجہ علاؤالدین کا واقعہ مذکورہ مشہور ہے لیکن فقیر کو یاد نہیں کہ کس کتاب میں لکھا ہے ۔ اس کی تلاش کی ضرورت نہیں۔

ایک مرتبہ خواجہ سرا عالم فقیہات بادشاہ روم کی طرف سے حج کے لیے مامور ہو کر مدینہ منورہ میں آئے اور شیخ ابراہیم کردی سے ملاقات کی اور کہا کہ اس سفر میں،مَیں نے ایک بدعت عظیم دُور کی ہے تو شیخ ابراہیم نے فرمایا کہ کون سی بدعت دُور کی ہے۔ تو خواجہ سرا نے فرمایا کہ مسجد و شہر بیت المقدّس سے ذِکر جہری مَیں نے موقوف کرا دیا۔ تو شیخ ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیتِ شریفہ پڑھی۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا۔

یعنی اور کون شخص زیادہ ظالم ہے اس سے کہ اس نے اللہ کی مسجدوں میں منع کر دیا کہ وہاں اللہ تعالٰی کا نام ذِکر کیا جائے اور ان مسجدوں کی خرابی میں کوشش کی۔

(فتاویٰ عزیزیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی صفحہ ۸۵ ۸۶)

Marfat.com

قارئین کرام! آپ نے غور فرمایا کہ قبلہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ لوگ ظالم ہیں جو مساجد میں ذکر بالجہر کو روکتے ہیں۔ اللہ کے ذِکر کو روکنا یہ ظلم ہے، مساجد میں ذِکر کرتا ہے" یا ذِکر کو مساجد میں بند کرتا ہے؟یہ فیصلہ شاہ صاحب قارئین کی بصیرت پر چھوڑتے ہیں۔

(صفحہ ۵۴ کا بقیہ)

حکایت:۔ اللہ تعالیٰ کے بھیدوں کے مظہر حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذِکر الہٰی اس کلہاڑی کی طرح ہے جو خطروں کے تمام کانٹوں کو دِل کے جنگل سے تراش دیتا ہے اور دِل میں غیر کا نام و نشان تک نہیں چھوڑتا۔ جب دِل اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے پاک ہو جائے اور ماسوا کی پکڑ سے چھٹکارا پا جائے اور ذِکر کرنے والے کا مطلوب و معشوق غیر نہ رہے تو ظاہر و باطن میں اس کا مطلوب رونق افروز ہوتا ہے۔ پس ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہرگز غافل نہ ہونا چاہیئے اور اپنے رات دن کے تمام اوقات کو ذِکر الہٰی میں لگا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے راستے کی بُنیاد بہت ذِکر کرنے پر ہی موقوف ہے اور آخرت کی بھلائی بہت یاد پر ہی منحصر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (آیت ۱۰ سورۃ جمعہ پ ۲۸)

(یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تمہیں بھلائی نصیب ہو) پس آدمی کے لیے اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہے۔ کہ ہمیشہ اس کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہو، تاکہ اُسکی برکت سے (یعنی ذکر کی کثرت سے غیر اللہ کا خیال ہی جاتا رہے۔ اور اپنے مظہر میں اللہ تعالیٰ سبحانہٗ و تعالےٰ کے سوا کسی کو نہ پائے، چنانچہ حدیثِ قُدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِىْ ۔ (مرقات بحوالہ حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۸ حاشیہ نمبر ۱)

یعنی میں اس شخص کا ہمنشین (ساتھی) ہو جاتا ہوں جو مجھے یاد کرے" یعنی میرا ذِکر کرے"۔

اِسی سے ہی ہمنشینی ظاہر ہوتی ہے اور اعلیٰ درجے اور مرتبے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ مقام اولیاء اللہ کو حاصل ہے اور انکے طفیل انکی مجلس میں بیٹھنے والے لوگوں کو بھی حاصل ہو

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

Marfat.com

دیوبندیوں کے پیرومُرشد، قطبِ عَالم اور عالِم ربّانی مولوی عبدالرّشید صاحب گنگوہی کے پانچ فتوے ذِکر بالجہر کے متعلق ملاحظہ فرمائیں

فتویٰ نمبر۱

سوال :- ذِکر جہر مذہب حنفیہ میں جائز ہے یا نہیں مدلّل ارقام فرمائیں۔
از عزیز الدین صاحب مراد آبادی

جواب فتویٰ نمبر۱ :- ذِکر جہر میں حنفیہ کی کتب میں روایات مختلفہ ہیں کسی سے کراہت ثابت ہوتی ہے غیر محل ثبوت میں اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی راجح ہے اور اس کی دلیل طلب کرنا بے سُود ہے کیونکہ مجتہدین کا خلاف ہے سو اب کون فیصلہ کرسکتا ہے مگر جواب کی دلیل یہ ہے کہ قَالَ اللہُ تعالیٰ اُذْکُرْ رَبَّکَ فِی نَفْسِکَ تَضَرُّعاً وَ خِیفَۃً وَّ دُوْنَ الْجَھْرِ الآیۃ۔ دون الجہر بھی جہر ہی ہے کہ ادنیٰ درجہ ہے ۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلام اَرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُم الحدیث۔ اور یہ بھی ذِکر جہر ہی ہے رفق کو فرمایا۔گلو پھاڑنے سے منع کیا ہے اور مطلق آیات واحادیث بہت جواز پر دال ہیں ۔ فقط واللہ اعلم ۔ رشید احمد عفی عنہٗ۔
(فتاویٰ رشیدیہ کامل مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز مولوی مسافر خانہ کراچی صفحہ ۲۱۲)

فتویٰ نمبر۲

سوال :- ذِکر جہر افضل ہے یا خفی بالدّلائل ارقام فرمائیں۔

جواب فتویٰ نمبر۲ :- دونوں میں فضیلت ہے ,,مِنْ وَجہٍ،، کسی وجہ سے جہر افضل ہے اور بعض وجہ سے خفی افضل ہے اور دلیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے

Marfat.com

مطلق ذِکر کا حکم فرمایا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۔ مطلق کی فرد میں جو ہو مامور ہے اور فضائل خارجی مختلف ہوتے ہیں۔ باعتبار ذِکر اور وقت اور کیفیّت اور ثمرات کے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہٗ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہٗ

(فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ ۲۱۴)

فتوی نمبر۳

سوال :- ذِکر جہر کرنا قرآن ، حدیث سے ثابت ہے یا صوفیہ کرام نے اپنی طرف سے مقرر کرلیا ہے ۔ زید کہتا ہے کہ ذِکر جہر امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بدعت ہے ۔ عمرو کہتا ہے کہ جب ذِکر جہر امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بدعت ٹھہرا تو بڑے بڑے حنفی اِس ذِکر کے کرنے کی کیوں اجازت دیتے ہیں مفتی بہ کِس طور پر ہے ۔

جواب فتوی نمبر۳ :- ذِکر جہر اور خفی دونوں حدیث سے جائز معلوم ہوتے ہیں۔ امام صاحب نے جہر کو بدعت اس موقع پر فرمایا ہے جہاں ذِکر کا موقعہ ہے اور آپ سے علیہ الصَّلٰوۃ وہاں جہر ثابت نہیں جیسا کہ عیدالفطر کی نماز کو جاتے ہیں۔اور مطلقاً ذِکر جہر کو منع نہیں فرمایا ذِکر ہر طرح درست ہے ۔ فقط رشید احمد گنگوہی ،

(فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۱۴)

فتوی نمبر۴

سوال :-کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں مسئلہ ذِکر کون سی حدیث سے ثابت ہے ۔ اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کِس موقع پر بدعت اور کِس جگہ جائز فرمایا ہے ۔ زید کہتا ہے کہ ذِکر جہر کرنا کیا ضروری ہے کیا اللہ بہرہ ہے کہ چپکے سے نہیں سُنتا ہے جناب اس مسئلہ

Marfat.com

معہ ثبوت آیت و حدیث کے ارقام فرمائیں۔ اور جس حدیث سے ثابت ہوا ہے وہ حدیث ضرور لکھیں۔ اور وجہ بدعت ہونے اور جائز ہونے کی۔ اور مفتی بہ ہونے کی زیبِ قلم فرماویں۔ اور جناب نے پہلے فتوے میں جو ذِکر جہر کا ثبوت لکھا ہے وہ سمجھ میں نہیں آیا۔ فقط مرسلہ میانجی عبدالرحمٰن صاحب سہلسپوری ضلع بجنور۔

جواب فتویٰ نمبر۴ :- والسلام علیکم ! بندہ مفتی ہے مسئلہ حق جو اپنے نزدیک ہوتا ہے اس کو بتانا فرض ہی جانتا ہوں اور مسائل کے دلائل لکھنے کی فرصت نہیں اور وہ واجب نہیں اس کی تحقیق کتب میں ہے اگر علم ہو اُس کو دیکھو ورنہ دلائل سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ فقط

(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۱۵)

فتوی نمبر۵

سوال :- ذِکر بالجہر اور دعا بالجہر اور درود بالجہر خواہ جہر خفیف ہو یا شدید جیسے نماز میں ، نزدیک حضرات محدّثین اور حضرات آئمہ اربعہ وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا حکم رکھتا ہے۔ اور جائز ہے یا نہیں۔ فقط حفیظ اللہ بیگ عفی عنہ

جوابِ فتویٰ نمبر:۵ ذِکر خواہ کوئی ذِکر ہووے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سوائے ان مواقع کہ ثبوت جہر نص سے ثابت ہے وہاں مکروہ ہے۔ اور صاحبین اور دیگر فقہاء محدّثین جائز کہتے ہیں اور مشرب ہمارے مشائخ کا اختیار مذہب صاحبین علیہما الرحمتہ ہے والسلام مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ
رشید احمد گنگوہی

(فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ ۲۱۶)

قارئین کرام ! آپ نے دیوبندی حضرات کے قطب عالم، عالم ربّانی مولوی رشید احمد گنگوہی کے پانچ فتووں کو ملاحظہ فرمایا جو ذِکر بالجہر اور ذِکر بالسر

Marfat.com

کے متعلق ہیں اس کے باوجود بھی مخالفین ہمیں ذکر جہر متوسط پر بھی کوستے رہتے ہیں جبکہ ان کے پیر و مرشد نے علی الاطلاق ذکر جہر کو خواہ خفیف ہو یا شدید بیک جنبش قلم جائز کردیا ہے، اس کا کیا حکم ہوگا۔ مولوی عبدالرّشید صاحب گنگوہی کے فتووں سے ظاہر ہوگیا کہ دیوبندی عقائد رکھنے والے حضرات کے قطبِ عَالم، عَالِم ربّانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے نزدیک ذکر بالجہر اور ذکر بالسّر(خفی) دونوں میں فضیلت ہے اور اگر اب بھی دیوبندی عقائد کے لوگ ذکر بالجہر کو بدعت سیّہ اور بدعت ظلماء اور بدعت ضلالت قرار دیتے ہیں اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بدعت سیّہ کا مرتکب جہنمی ہے تو اب دیوبندی عقائد رکھنے والے حضرات دیانت داری اور ایمانداری سے بتلائیں کہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب جو کہ خود دیوبندی ہیں جہنم میں پہنچے یا نہیں۔ کیونکہ یہ تمہارااعتراض و الزام جو کہ تم نے ذکر بالجہر کے کرنے والے مسلمانوں پر لگایا ہے۔ اسی اعتراض و الزام کا الزامی جواب ہے۔ اس کا جواب دو مگر ذرا جگر تھام کر جواب دیجیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ جواب دینے کی بجائے مسلمانوں پر شرکیہ تیروں سے نشانے بازی شروع کردو۔ خدارا! اتنا دیکھ لینا کہیں تمہارے اپنے پیرومُرشد اور قطبِ عَالَم نہ زخمی ہو جائیں اس لیے ذرا سوچ کر

یوُں نہ نکلا کرو برچھی تان کر
اپنا ، بیگانہ ذرا پہچان کر

Marfat.com

دیوبندیوں کے قطبِ عالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی داستان دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی زبان۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولٰنا رشید احمد قدس سرہ تھانہ بھون میں حاضر ہوئے تو وہاں اعلٰی حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ) سے ملاقات ہوئی اگرچہ اس سے قبل چار مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوچکا۔ مگر یہ پانچویں ملاقات تھی مگر یوں کہنا چاہیے کہ وطن میں اعلٰی حضرت کے مہمان بن کر حاضری کا عمر بھر میں پہلا اتفاق تھا۔ اعلٰی حضرت نہایت ہی کریمانہ اخلاق سے پیش آئے اور غایت درجہ خاطر و مدارات فرمائی اور دریافت فرمایا کہ کیسے آئے حضرت امام ربّانی (رشید احمد صاحب) نے ایک عالم کے ساتھ مناظرہ کا مقصد ظاہر کیا۔ اعلٰی حضرت نے فرمایا ہا ہا! ایسا ارادہ نہ کرنا میاں وہ ہمارے بڑے بزرگ ہیں بڑے ہیں بس مباحثہ کا اسی جگہ فیصلہ ہوگیا اور حضرت یہ کہہ کر خاموش ہوگئے کہ حضرت آپ کے بڑے ہیں تو میرے بھی بڑے ہیں اس کے بعد اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں اور آپ نے موقع پاکر بالفاظ مناسب بیعت ہونے کی درخواست کی اعلٰی حضرت اطاب اللہ ثراہ نے عادت شریفہ کے موافق بیعت میں تامل ہی نہیں فرمایا بلکہ طلب صادق کو امتحان کی کسوٹی پر کسنے اور اعتقاد و شوق بڑھانے کے لیۓ صورۃً انکار کے لفظ زبان پر لائے یہاں سوائے اخلاص و شوق کے کیا تھا قطبیّت کا جامہ پہننے والا ایک جسم تھا جو سراپا طلب بنا ہُوا تھا نخوتِ علم و تکبّر مولویّت نام کو بھی نہ تھی اور جو کچھ تھی وہ پہلی ہی گفتگو پر نِکل چکی تھی (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی) پس نتیجۂ امتحان

Marfat.com

یہ تھا کہ جتنا اِدھر سے (اعلیٰ حضرت) انکار تھا اُسی قدر اُدھر (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) سے اصرار تھا۔ اگر آپ نے اِس واقعہ کی تفصیل پڑھنی ہو تو امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق کا صفحہ نمبر ۱۷ تا ۲۷ مطالعہ فرمائیں۔

مطلب کی بات! جو مَیں! قارئینِ کرام کی خدمت میں ہدیہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ذِکر بالجہر کے متعلق یُوں ہے کہ عالِم ربّانی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب جناب حافظ ضامن صاحب کی سفارش سے اعلیٰ حضرت کے ہاتھ پر سلاسل اربعہ میں بیعت ہوگئے تو اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ) نے مولٰنا صاحب کو بارّہ تسبیح تلقین فرمادیں۔ ایک رات نیند نہ آنے کی وجہ سے اٹھ کر مسجد میں تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ مسجد کے ایک کونے میں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اپنے کام میں مشغول تھے دوسرے گوشہ میں آپ بھی جاکھڑے ہوئے بہ نیّت تہجد نوافل ادا کیئے اور ذِکر نفی اثبات بالجہر شروع کردیا۔

حضرت قدس سرہ نے جس وقت اس قصہ کا خود تذکرہ فرمایا تو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آخر کار میں نے ذِکر بالجہر شروع کیا گلا اچھا تھا۔ بدن میں قوت تھی صبح کو جب حاضرِ خدمت ہُوا تو حضرت فرمانے لگے کہ تم نے ایسا ذِکر کیا جیسے کوئی بڑا مشتاق کرنے والا ہو اس دن سے ذِکر بالجہر کے ساتھ مُجھے محبت ہوگئی پھر کبھی چھوڑنے کو جی نہیں چاہا اور نہ کوئی وجہ شرعی اس کی ممانعت کی معلوم ہوئی۔ یہ پہلا صلہ تھا جو شیخ کی زبان سے بہ تفاؤل نیک غیبی بشارت بن کر آپ کو ایک شب کی قلیل محنت پر عطا ہوا تھا۔ جس کا ادنیٰ ثمرہ یہ تھا کہ تاوصال حضرت مولانا قدس سرہ بارّہ تسبیح منجملہ دیگر مراقبہ و مشاغل کے ایسا ہلکی آواز کے ساتھ ذِکر فرماتے رہے کہ جس کو حجرہ کے پاس بیٹھنے والا سُن سکتا تھا بمقتضائے احب الاعمال مادیم علیہ (الحدیث) خدا کے نزدیک اس ذِکر بالجہر کی کِس درجہ محبوبیّت و پسندیدگی ہوگی جس کی مواظبت ابتدائی گھڑی سے انتہائی

Marfat.com

ساعت تک رہی ہو۔ ناظرین ! حضرت قطب عالمؒ قدس اللہ سرہ کے اس وقیع الشان فقرہ کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں جو خادم کے دریافت کرنے پر آپ کی سچی زبان سے ظاہر ہُوا، پھر تو مرمٹا صفحہ ہستی پر آبِ زر سے لکھنے اور لوحِ دِل پر قلم ارغان سے کندہ کرنے کے لائق ہے ۔ حقیقت میں حضرت مولانا اس کے بعد مَرہی مٹے آپ نے اپنے نفس کو مار دیا، ہَوائے نفس کو ملیامیٹ کردیا جس پاک نام کو سیکھنے کا مقصد کیا تھا اس میں کھپ گئے فنائیت حاصل کی اور اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ فَنَاء عَنِ الْفَنَاء پر پہنچے کہ اپنی فنائیت سے بھی بے خبر اور فانی محض بن گئے آپ کا صفا کیش دل عشق منزل کا تیزپرواز پرندہ آستانہ امدادیہ پر حُبِّ الٰہی کا ایسا مقیّد و گرفتار ہوا جیسا لاسہ کا پکڑا طیریا قفس میں بند ہوا جانور کہ باوجود گھر کے تقاضوں اور آقارب کے بار بار بلاووں کے آپ باہر نہ نکل سکے اور گو حاضری کے وقت قیام کا مطلق قصد یا خیال نہ تھا مگر دل کے ہاتھوں مجبور اور قدرت کے دست تقدیر سے معذور چلّہ پُورا کرنا پڑا اور روز یہ خیال بھی رہا کہ آج نہیں کل چلا جاؤں گا اور کل نہیں تو پرسوں چلا جاؤں گا اگر کبھی اِدھر سے اجازت کی طلب ہوئی تو اعلیٰ حضرت کا یہ جواب تھا کہ چلے جانا آج نہیں کل سہی ۔ اور اگر کسی وقت اُدھر سے استفسار ہوا کہ کب جاؤ گے تو حضرت (مولانا) کی طرف سے یہ جواب تھا کہ آج نہیں کل چلا جاؤں گا نہ جانے کو جی چاہے نہ ان کا بھیجنے کو دل چاہے ۔

الفت کا جب مزہ ہے کہ ہوں وہ بھی دردمند
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی
عشقِ اوّل در دل معشوق پیدا می شود
گر نسوزد شمع کے پروانہ شیدای شود

یہاں تک کہ آپ کو بیعت ہوئے اور ذِکر بالجہر کرتے ایک ہفتہ گزرا تھا

Marfat.com

کہ آٹھویں دن شیخ العرب والعجم کی جانب سے دوسرا صلہ عطا ہُوا اور واقع ہونے والی غیبی بشارت بایں الفاظ صادر ہوئی کہ میاں مولوی رشید احمد جو نعمت حق تعالیٰ نے مجھُے دی تھی وہ آپ کو دے دِی آئندہ اس کو بڑھانا آپ کا کام ہے۔

(مزید تفصیل کے لیے امداد المشتاق دیکھیے)

(یہ واقعہ امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور صفحہ ۱۷ تا ۲۱)

قارئین کرام! آپ نے اس واقعہ سے اندازہ کرلیا کہ دیوبندیوں کے قطبِ عَالم، عالم ربّانی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوکر ذِکر بالجہر کرتے رہے اور آج ان کے پیروکار اسی ذِکر بالجہر کی مخالفت کر کے اپنے بڑوں کے مشن کو چھوڑ کر اللہ کے ذِکر کی مخالفت کرتے ہوئے ذاکرین اسم اللہ کو بدعتی، مشرک جیسے الفاظ سے کوستے ہیں کم از کم ان کو اپنے بڑوں کی ہی لاج اور شرم رکھنی چاہیے۔ کہ وہ کیا تھے اور ہم کِس ڈگر پر چل پڑے مگر شرم ان کو نہیں آتی اِللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ذِکر بالجہر اور مولوی اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی

کی خدمت میں ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ذِکر قلبی (سِرّی) افضل ہے یا ذِکر لسانی (جہری) فرمایا (مولنٰا صاحب) نے کہ ذِکر کے متعلق مختلف احکام ہیں۔ بعض احکام تو لفظ کے متعلق ہیں ان میں ذِکر لسانی افضل ہے۔ اور باقی جو ذِکر زبان سے نہ کیا جاوے اجر اس پر بھی ملتا ہے یہ ذِکر قلبی

Marfat.com

ہے۔ جس سے ہر وقت قلب میں یاد رہے مگر اِس طریق میں قوی اندیشہ رہتا ہے قلب سے ذہول ہو جانے کا اور ذِکر لسانی میں یہ اندیشہ نہیں۔ اِس اعتبار سے ذِکر قلبی سے ذِکر لسانی افضل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر صرف قلب سے ذِکر کرے گا تو زبان خالی رہے گی اور اگر زبان سے ذِکر کرے گا تو اس کے ساتھ قلب بھی ادنٰی توجہ سے متوجہ رہے گا۔

(الافاضات یومیہ، ملفوظ نمبر 96 مطبوعہ ادارہ تعلیمات اشرفیہ جامعہ اشرفیہ فروز پور روڈ لاہور جلد ۱ صفحہ ۷۳)

قارئین حضرات! آپ نے جناب تھانوی صاحب دیوبندی کے ارشاد عالیہ کو ملاحظہ فرمایا جس میں انہوں نے ذِکر قلبی سے ذِکر لسانی کو افضل قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں تھانوی صاحب کا ذِکر بالجہر پر فتوٰی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

کسی سائل نے جناب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میں کونسا ذِکر کروں (خفی یا جہری) تو جواب میں جناب تھانوی صاحب نے فرمایا۔ عزیزم اسلام علیکم و رحمتہ اللہ ذِکر دونوں طرح (یعنی خفی، جہری) مفید ہے لیکن جہرًا اچھا معلوم ہوتا ہے آپ بھی جہر کریں۔ مگر اِس قدر جہر نہ ہو کہ لوگوں کو تکلیف پہنچے۔

(فتاوٰی امدادیہ جلد ۴ صفحہ ۲۰)

کیوں جناب مخالفین حضرات آپ کی تشفّی و تسلّی ہوئی یا نہیں؟

میرے خیال میں اب تو آپ کی تسلّی ہو جانی چاہیئے اِس لیے کہ آپ کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنے اس فتوے میں ذِکر بالجہر کو اچھا جانا ہے اور سائل کے لیے بھی ذِکر جہر ہی کا نسخہ تجویز فرمایا۔ اس کے بعد بھی اگر آپ لوگ ذِکر بالجہر کرنے والے حضرات کو گالیاں اور تبرّا، بدعتی، مشرک ہونے کی سوغات دیتے رہوگے تو پھر ایمان اگر تمہارے پاس

Marfat.com

ہے تو عدل و انصاف سے بتائیں کہ جو سوغات تم ذاکرین بالجہر کی جھولیوں میں ڈالتے ہو آیا یہ صرف بیچارے ذاکرین بالجہر کے ساتھ مخصوص ہے یا اس سوغات میں سے تمہارے حکیم الامت جناب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو بھی کچھ عنایت ہوگا؟ اگر تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہے تو جواب دیں۔ ورنہ کہہ دیں کہ ہم لوگ کسی اور کے ایجنٹ ہیں اگر حقیقت کو تسلیم کرلیا تو پھر ہمارا شکمُ العُلوم بند ہو جائے گا۔ ہماری (یعنی اہلِ سُنّت وجماعت کی) آپ لوگوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی خودغرضی کی مخالفت۔ اگر ہمیں آپ لوگوں سے کوئی شکوہ و شکایت ہے تو وہ صرف اسلام اور دین کی حقانیت کے لیے۔ اس لیے بندۂ حقیر نُوری آپ کو دعوتِ فکر دے کر عرض گزار ہے کہ خُدارا اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر دین کی حقانیّت مسلمانوں تک قرآن و سُنّت کے مطابق پہنچا کر عِنداللہ اور عِندالرّسُول سرخ رو ہو جائیں ورنہ قیامت میں اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ اور محبوبِ ربِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ کیسے دکھاؤ گے۔ آج موقع ہے اس سے فائدہ اٹھالو ورنہ۔

اس دن آکڑتے مغرُوری نِکل جاوے گی تیری
جس ویلے پاک مُحمّد کہیا تُوں نئیں اُمّت میری

ذکر بالجہر اور فضیلتِ ذِکر کے متعلق مولوی محمد زکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت کا اظہار خیال:-

اللہ تعالیٰ کا ذِکر بڑی دولت ہے۔ اس کے فضائل کا احاطہ نہ تو مُجھ جیسے بے بضاعت کے امکان میں ہے اور نہ واقع میں ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ

Marfat.com

کے پاک ذکر میں اگر کوئی آیت یا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی وارد ہوتی تب بھی اُس منعم حقیقی کا ذِکر ایسا تھا کہ بندہ کو کسی آن بھی اس سے غافل نہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس ذات پاک کے انعام و احسان ہر آن اتنے کثیر ہیں جن کی نہ کوئی انتہا ہے نہ مثال ایسے منعم کا ذِکر، اُس کی یاد، اُس کا شکر، اس کی احسان مندی فطری چیز ہے۔

خداوند عالم کے قربان میں
کرم جس کے لاکھوں ہیں ہر آن میں

لیکن اس کے ساتھ جب قرآن و حدیث اور بزرگوں کے اقوال و احوال اس پاک ذِکر کی ترغیب و تحریض سے بھرے ہوئے ہیں تو پھر کیا پوچھنا ہے اس پاک ذِکر کی برکات کا، اور کیا ٹھکانہ ہے اس کے انوار کا۔

(فضائلِ ذِکر صفحہ ۴)

دوسرے مقام پر یہی حضرت صاحب رقم طراز ہیں کہ (کچھ بدبخت لوگ) آج خانقاہوں کے بیٹھنے والوں پر ہر طرح کا الزام دیتے ہیں" ہر طرف سے فقرے کَسے جاتے ہیں۔ آج انہیں جتنا دِل چاہے بُرا بھلا کہہ لیں کل جب (یعنی قیامت میں) آنکھ کُھلے گی اس وقت حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ بوریوں پر بیٹھنے والے کیا کچھ کما کر لے گئے جب وہ ان ممبروں اور بالا خانوں پر ہوں گے۔ (جو خاص ہیں ذاکرین کے لیے) اور یہ ہنسنے والے اور گالیاں دینے والے کیا کما کر لے گئے۔

فَسَوْفَ تَرٰی اِذَا انْکَشَفَ الْغُبَارُ
اَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِکَ اَمْ حِمَارُ

ترجمہ :- عنقریب جب غبار ہٹ جائے گا تو معلوم ہوگا کہ گھوڑے پر سوار تھے یا گدھے پر۔

Marfat.com

ان خانقاہوں کی اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا قدر ہے جن پر آج چاروں طرف سے گالیاں پڑتی ہیں یہ اُن احادیث سے معلوم ہوتا ہے جن میں ان (یعنی ذکر کرنے والوں) کی فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں (فضائلِ ذکر صفحہ ۳۴)

امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ کردی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ فرمالیا ہو بجز اللہ کے ذکر کے کہ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ عقل رہنے تک کسی کو معذور قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ اُذْکُرُوا اللہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (اللہ جَلَّ شَانُہٗ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو) یعنی نہایت کثرت سے اور زور سے ذکر کیا جائے، آہستہ میں یہ بات نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو کہ لڑکپن میں یتیم ہوگئے تھے اور اپنے چچا کے پاس رہتے تھے وہ بھی اچھی طرح رکھتا تھا (مگر یہ عبداللہ) گھر والوں سے چُھپ کر مسلمان ہوگئے تھے ان کے مسلمان ہونے کی خبر چچا کو ہوگئی تو اس نے غصّہ میں آکر (حضرت عبداللہ) کو بالکل ننگا کر کے (گھر سے) نکال دیا۔ ماں بھی بیزار تھی لیکن پھر ماں تھی ایک موٹی سی چادر ننگا دیکھ کر دے دی۔ جس کو انہوں نے دو ٹکڑے کر کے ایک سے ستر ڈھکا دوسرا ٹکڑا اُوپر ڈال لیا مدینہ طیبہ حاضر ہوگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پڑے رہا کرتے تھے اور بہت کثرت سے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہٗ نے ان کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہے کہ اس طرح ذکر کرتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اوّابین میں ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ بعض آدمی

Marfat.com

ذکر کی کنجیاں ہیں کہ جب ان کی صورت دیکھی جاوے تو اللہ کا ذکر کیا جائے یعنی ان کی صورت دیکھ کر ہی اللہ کا ذکر یاد آئے۔ ایک اور حدیث میں آیا کہ اللہ کے ولی ہیں وہ لوگ جن کو دیکھ کر اللہ یاد آتے ہوں۔ (بلفظہٖ) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے تم میں بہترین وہ شخص ہے جس کے دیکھنے سے اللہ یاد آتے ہوں (بلفظہٖ) اور اس کے کلام سے علم میں ترقی ہوتی ہو اور اس کے اعمال سے آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہو۔ اور یہ بات جب ہی حاصل ہوسکتی ہے جب کوئی شخص کثرتِ ذِکر کا عادی ہو اور جس کو خود ہی توفیق نہ ہو اس کو دیکھ کر کیا کسی کو اللہ کی یاد آسکتی ہے؟

بعض لوگ پکار کر ذِکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتاتے ہیں یہ خیال حدیث پر نظر کی کمی سے پیدا ہوگیا ہے۔

(فضائلِ ذِکر از مولوی محمد زکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت صفحہ ۲۸، ۲۹)

قارئین کرام! آپ نے ذِکر بالجہر اور فضائلِ ذِکر کے بارے میں حضرت مولٰنا محمد زکریا صاحب سہارنپوری امیر تبلیغی جماعت کا اظہار خیال پڑھ کر اس بات کا اندازہ کرلیا ہوگا کہ یہ حضرت صاحب ذِکر بالجہر کو نہ صرف جائز بلکہ افضل سمجھتے ہیں۔ اور ذِکر بالجہر کی مخالفت کرنے والوں کو احمقوں کی صف میں شمار کرتے ہوئے مخالفین ذِکر بالجہر کو قرآن و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ناآشنا اور علم کی کمی کا باعث سمجھتے ہیں۔ اب تو مخالفینِ ذِکر بالجہر کو سمجھ آجانی چاہیئے کہ ذِکر بالجہر کرنے والے لوگ قرآن و حدیث اور علماء دین کے اقوال کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ اس اظہارِ خیال (مولٰنا محمد زکریا صاحب) کے بعد بھی اگر مخالفین ذکر بالجہر، ذاکرین بالجہر کو بدعتی اور مشرک کہنے سے باز نہ آئیں تو ہم تو ان کو کچھ کہہ نہیں سکتے خدا ہی ان کو سنبھالے کیونکہ ایسے

Marfat.com

ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کے لیئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ○

ترجمہ:-

جو شخص اللہ کے ذِکر سے (خواہ کسی قسم کا ہو قرآن پاک ہو یا کسی اور قسم کا جان بوجھ کر) اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں پس وہ شیطان ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ شیطان اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر سب کے سب ان لوگوں کو (جو اللہ کے ذِکر سے اندھے بن گئے ہیں) راستہ سے ہٹاتے رہتے ہیں اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔

(سورۃ الزخف پارہ ۲۵ آیت ۳۶، ۲۷، ترجمہ :- فضائلِ ذِکر صفحہ ۱۶۱ از مولٰنا محمد زکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت)

حدیث شریف میں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان مقرر ہے۔ کافر کے ساتھ تو وہ ہر وقت شریکِ حال رہتا ہے کھانے میں بھی پینے میں بھی سونے میں بھی لیکن مومن سے ذرا دُور رہتا ہے اور ہر وقت منتظر رہتا ہے جب اس کو ذرا غافل پاتا ہے فوراً اس پر حملہ کرتا ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(اِلٰی آخر السورۃ منافقون)

ترجمہ:-

اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد (اور اسی طرح دوسری چیزیں)

Marfat.com

اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ (مال ، دولت) عطا کر رکھا ہے اس میں سے (اللہ کے راستہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے اور پھر (حسرت و افسوس سے) کہنے لگے کہ میرے پروردگار مجھے کچھ دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کرلیتا اور نیک بندوں میں شامل ہوجاتا اور اللہ جَلّ جَلالہٗ کسی شخص کو بھی موت کا وقت آجانے کے بعد مہلت نہیں دیتے اور اللہ کو تمہارے اعمال کی پُوری پُوری خبر ہے (جیسا کروگے بھلا یا بُرا ویسا ہی پاؤگے) اللہ جَلّ جَلالہٗ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کو کسی وقت بھی (یعنی اللہ کی یاد سے) غفلت نہیں ہوتی۔

(سورۃ منافقون پارہ ۲۸ آیت ۹ تا ۱۱ ، ترجمہ فضائلِ ذکر صفحہ ۱۶۱ از مولنا محمد زکریا امیر تبلیغی جماعت)

قارئین کرام! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے جلووں میں مست رہتے ہیں دنیا والے ان مستانوں، دیوانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اس مقام کے مالک ہوتے ہیں کہ

خَیَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ
وَمَثْوَاکَ فِیْ قَلْبِیْ فَاَیْنَ تَغِیْبُ

ترجمہ :- (یعنی اے اللہ) تیری صورت میری نگاہ میں جمی رہتی ہے اور تیرا ذکر مری زبان پر ہر وقت رہتا ہے تیرا ٹھکانہ میرا دِل ہے۔ پس تو کہاں غائب ہو سکتا ہے۔ اِسی عربی شعر کو حضرت بابا بُلّھے شاہ صاحب قصُوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمہ کیا۔

جے میں تینوں باہر ڈھونڈاں، میرے اندر کون سمانا
جے میں تینوں اندر ڈھونڈاں تے فیر مقیّد جانا

Marfat.com

سب کچھ توُں ایں تے سب وچہ توُں ایں میَ عیبوں پاک پچھانا
میَ وِی توُں ایں تے توُں وِی توُں ایں بُلّھا کون نمانا
مَرحوُم علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ایسے مست دیوانوں کے متعلق اپنے الفاظ میں یُوں فرمایا۔

خاکسارانِ ، جہاں ، رابحقارت ، منگر
توچہ، دانی ،کہ دریں! گرد ، سوارے ، باشد

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اپنے ذاکرین بندوں کی معیّت نصیب فرمائے۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ آمین بجاہ نبی الحبیب الکریم علیہ الصَّلوٰۃُ وَالتَّسلِیْم ۔

قارئین کرام! مذکورہ آیاتِ قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوالِ علماءِ دین سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہوگیا کہ ذِکر بالجہر کرنا مطلقاً جائز ہے بعد نماز ہو یا قبل نماز دونوں صورتوں میں جائز ہے ۔ اہل ایمان کو نہ تو پہلے کوئی شک و شُبہ تھا اور نہ کبھی ہوگا۔ رہی مخالفین کی باتیں تو ان کی حجتیں نہ کبھی ختم ہوئی ہیں اور نہ آئندہ ہوں گی۔ کیونکہ یہ لوگ دین کو اپنی الکل پچو سے طرح طرح کی حجتیں کر کے سادہ لوح ایمان والوں کو گمراہ کرنے پر تُلے رہتے ہیں۔ جب کہ ان کو قرآن و حدیث اور اقوال علماء دین کے دلائل کی روشنی میں یہ مسئلہ اظہر مِنَ الشّمس ہوگیا۔ اب تو انہیں ذِکر بالجہر کے کرنے کو قبول کرلینا چاہیئے ۔ مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج کون کرے ۔ دلائل کے ہوتے ہوئے بھی یہ تاویلیں کرنے سے باز نہیں آئیں گے ۔ پنجابی کی ایک مثال ہے (مَنْ حرامی حجتاں ڈھیر) یہ منکرین ذِکر بالجہر بعد نماز اپنی حجتیں یُوں

Marfat.com

قائم کرتے ہیں وہ نمازی جو مسبوق ہوتے ہیں ان کی نمازوں میں ذکر بالجہر سے خلل واقع ہوتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اللہ کی نماز میں اللہ کا خیال آجائے تو نماز میں خلل واقع ہو، اور اگر آپ کو نماز میں گائے خچر بلکہ بیوی سے مجامعت کا خیال آجائے تو ان کی نماز میں نہ تو کوئی خلل واقع ہو اور نہ نماز فاسد ہو، ذکر اللہ سے ہی ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے ان کی بھی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ شاید اس لیے نہیں آتی کہ ان منکرین و مخالفین وہابیوں دیوبندیوں کی سمجھ دانیاں بکڑ گئیں ہیں کہ جائز بات کو قبول کرنے کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے اور جائز کو ناجائز کرنے کے لیے اپنی غلط تاویلوں کے انبار لگادیتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ آخر ہم لوگ کس کے ذکر کی مخالفت کررہے ہیں (اللہ تعالیٰ کے ذکر کی) خدارا! ایسا کرنے سے باز آجاؤ ایک یہی ذکر الٰہی ہی تو ایک مسلمان کے لیے ذریعۂ نجات اور تسکین قلوب کا باعث ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب آگاہ رہو! کہ تمہارے بے اطمینان دلوں کو اطمینان اور قرار حاصل ہوسکتا ہے تو وہ صرف اللہ ہی کے ذکر سے یعنی جان لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو چین اور سکون ملتا ہے۔

آج کے وہابیوں دیوبندیوں کو ذکر بالجہر بعد نماز سے نمازوں میں خلل کا احساس ہوگیا مگر اس بانئ اسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب سیدِ کائنات امامُ الانبیاء نورِ مجسّم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مسبُوق نمازیوں کی نماز میں خلل ہونے کا کوئی احساس نہ ہوا۔ (معاذاللہ) کیا ان مخالفین کا احساس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احساس سے بڑھ کر ہے۔ جب کہ نبئ محتشم رسولِ معظّم تاجدارِ انبیاء حبیب رب العالمین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فی العالمین کا ارشاد گرامی ہے۔ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (بخاری)

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے بعد بلند آواز سے ذِکر کرتے تھے جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بحوالہ بخاری شریف صفحہ نمبر ۱۱۶ جلد اول پڑھ چکے ہیں۔ اس پر کسی صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے اور صحابہ کرام کے نماز کے بعد بلند آواز سے مِل کر ذِکر کرنے سے ہماری نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے ہم مسبُوق نمازی ہوتے ہیں جس سے ہماری باقی رکعتوں میں خضوع و خشوع نہیں رہتا۔ یہ احساس کسی صحابی کو نہیں ہوا۔ یہ احساس آج کے وہابی کو ہُوا ہے۔ اس لیے کہ اعتراض کرنے والے دیوبندی وہابی ہیں۔ اور نبی کریم علیہ السّلام اور صحابہ کے فِعل (ذِکر بالجہر) پر اعتراض نہ کرنے والے صحابی تھے۔

ساری دنیا بھر کے دیوبندی، وہابی ایسی کوئی ایک روایت چاہے وہ ضعیف ہی ہو پیش نہیں کر سکتے جس میں یہ موجود ہو کہ صحابہ کرام نے ذِکر بالجہر کے کرنے سے نماز میں خلل واقع ہونے کی شکایت کی ہو۔ اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ ورنہ ایّامِ تشریق کی تکبیرات جو کہ ماہ ذوالحج کی ۹ تاریخ نماز فجر سے ۱۳ ذوالحج نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ہر مسجد میں خواہ وہ دیوبندی یا وہابی مسلک کی ہو یا اہلِ سُنّت وجماعت کے مسلک کی ہو امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً امام اور مقتدی سبھی مِل کر بلند آواز سے تکبیرات اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ پڑھتے ہیں اس وقت بھی تو بہت سے حضرات ایسے ہوتے ہیں جن کی رکعتیں رہ گئی ہوتی ہیں اور وہ مسبُوق نمازی سلام پھیرنے کے بعد تکبیرات کی گونج میں اپنی اپنی فوت شُدہ رکعتیں پُوری کر کے نماز کو مکمل کرتے ہیں۔ اُس وقت مخالفین و منکرین ذِکر بالجہر کو کبھی بھی مسبُوق نمازیوں کی

Marfat.com

نماز میں خلل واقع ہونے کا احساس نہیں ہوتا۔ تکبیرات کا پڑھنا واجب ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذِکر کرنا اگر منع ہوتا یا اس میں کوئی قباحت ہوتی اور اس فعل سے کسی کی نماز میں اگر خلل واقع ہوتا تو رحمتِ عالم سیدِ کائنات اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایامِ تشریق کی تکبیرات پڑھنے کا حکم نہ فرماتے اور فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذِکر نہ کرتے۔ معلوم یہ ہوا کہ دیوبندیوں، وہابیوں کا یہ کہنا کہ ذِکر بالجہر سے نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا ایسا کہنا دین اور اسلام سے محبت نہیں بلکہ بانیٔ اسلام پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اور آپ کے عمل مبارکہ سے صریحاً بغاوت ہے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب عمل کو ناپسندیدگی سے دیکھنا ہے جبکہ ایسا کرنا کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ یہ علّت ومنافقت دشمنِ رسول ہی کی ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قارئین کرام! بندۂ حقیر نے اپنی اِس کتاب بہشتی ثمر فی جوازِ ذِکر بالجہر میں قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوالِ محدّثین علماءِ کرام بالخصوص مخالفین (ذِکر بالجہر) کے اکابر علمائے دیوبند اور اُن کے مسلّمہ بزرگوں کے اقوال جو نہایت تحقیقی ہیں سے ذِکر بالجہر کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احسن انداز میں پیش کردیا ہے۔ اس کے بعد پھر بھی اگر کوئی مخالفین میں سے کوئی انکار کرے یا اس کی آنکھ سے انکار وتعصّب وعناد کی پٹی نہ اُترے اور ذِکر بالجہر پر استقامت نصیب نہ ہو اور ذِکر کی حلاوت و نور کے روشن مینار نظر نہ آئیں تو پھر ان کے لیے اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا۔ (القرآن)

اِس پُر مغز اور تفصیلی گفتگو کے بعد مخالفین کے چند شبہات جن سے

Marfat.com

تاویلیں کر کے مسلمان لوگوں کو ذِکر خیر سے منع کر کے بہکاتے ہیں پیش کر کے ان کے جوابات عرض کرتا ہوں تاکہ قارئین کرام حقائق سے واقف ہو سکیں۔

مخالفین کا ذِکر بالجہر کے خلاف قرآن کریم سے استدلال

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ "الخ"

ترجمہ:-

اور اپنے رب کی یاد کیا کرو اپنے دل میں اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور اللہ کا خوف بھی ہو (ہمیشہ) صبح کو بھی اور شام کو بھی اور غافلین میں نہ ہو۔

(سورۃ اعراف پارہ۹ آیت ۲۰۵، ترجمہ :- از مولوی محمد زکریا امیر تبلیغی جماعت)

اِس آیتِ کریمہ سے منکرین ذِکر بالجہر کے خلاف استدلال پیش کرتے ہیں اور بزعم خود مدّعی ہیں کہ یہ آیتِ کریمہ ذِکر بالجہر کی نفی پر نص صریح ہے (یعنی اِس سے مُراد ذِکر جہر نہیں بلکہ ذِکر خفی مُراد ہے) مخالفین کے اِس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ اِس آیت کو ذِکر کے ساتھ خاص کرلینا اور ذِکر بالجہر کی نفی میں پیش کرنا دیانت و صداقت سے محرومی کے سِوا کچھ نہیں کیونکہ مفسّرین کرام نے اس آیت میں ذِکر کو عام رکھا ہے یعنی اوراد و اذکار ہوں یا قرأۃِ قرآن ہو یہ افعال نماز میں ہوں یا علاوہ نماز کے ہوں۔ علاوہ ازیں بعض مفسّرین نے اسے قرأۃِ قرآن کے ساتھ کے خاص کردیا ہے پس اب اگر معترض کے قول کے مطابق اِس آیت میں ذِکر جہر کی نفی مُراد ہے تو یہ نفی ذِکر کے ساتھ خاص نہ رہی۔ چنانچہ اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے دیوبندیوں کے مفتیٔ اعظم حضرت مولٰنا مفتی محمد شفیع دیوبندی بانی دارُالعلوم کورنگی کراچی اِپنی تفسیر معارف القرآن میں اس آیت کے معارف و مسائل بیان

Marfat.com

فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اِس آیت وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ "الخ" سے پہلی آیت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ) میں قرآن مجید سُننے کا ذِکر اور اِس کے آداب کا بیان تھا اور اِس آیت (وَاذْكُرْ رَبَّكَ "الخ") میں جمہور کے نزدیک مطلق ذِکر اللہ کا حکم اور اس کے آداب کا بیان ہے۔ جس میں تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس میں بھی ذِکر سے مُراد قرآن ہی ہے[1] اور جو آداب اس میں بیان ہوئے ہیں وہ بھی تلاوت قرآن ہی سے متعلق ہیں۔ لیکن یہ کوئی اختلاف نہیں کیونکہ علاوہ قرآن کے دوسرے اذکار کا بھی سب کے نزدیک یہی حکم اور یہی آداب ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اِس آیت میں انسان کو اللہ کی یاد اور ذِکر کا حکم دیا گیا ہے۔ (اور ساتھ ہی اِس کے اوقات اور آداب کا بیان ہے)

ذِکر خفی اور ذِکر جہر کے احکام

پہلا ادب ذِکر کے آہستہ یا بلند آواز سے کرنے کے متعلق ہے اس کے بارے میں قرآن کریم نے اس آیت میں دو طرح کا اختیار دیا ہے ذِکر خفی اور ذِکر جہر کا۔

---

[1] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي بِالذِّكْرِ الْقُرْآنَ فِي الصَّلٰوةِ (تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ بحوالہ ذِکر بالجہر جلد ۱ صفحہ ۴۸)

[1] امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی کہتے ہیں کہ اس آیت میں ذِکر سے مُراد قِيلَ هُوَ خَاصٌّ بِالْقُرْآنِ (فتح البیان جلد ۳ صفحہ ۴۲۰ بحوالہ ذِکر بالجہر جلد ۱ صفحہ ۴۸)

Marfat.com

① ذِکرِ خفی کے بارے میں فرمایا وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ یعنی اپنے رب کو یاد کیا کرو اپنے دل میں، اِس کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بغیر زبان کی حرکت کے صرف دل میں دھیان اور خیال اللہ کی ذات و صفات کا رکھے جس کو ذِکرِ قلبی یا تفکّر کہا جاتا ہے دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ زبان سے بھی آہستہ آواز میں اسماء الٰہیہ کے حروف ادا کرے، سب سے افضل اور بہتر صورت یہی ہے کہ جو ذِکر کررہا ہے اس کے مفہوم کو سمجھ کر دل میں بھی اس کا پُورا استحضار اور دھیان ہو اور زبان سے بھی ادا کرے کیونکہ اس صورت میں قلب کے ساتھ زبان بھی ذِکر میں شریک ہو جاتی ہے، اور اگر صرف دل ہی دل میں دھیان اور تفکّر میں مشغول رہے زبان سے کوئی حرف ادا نہ کرے وہ بھی بڑا ثواب ہے اور سب سے کم درجہ اس کا ہے کہ صرف زبان پر ذِکر ہو اور قلب اس سے خالی اور غافل ہو، ایسے ہی ذِکر کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤخر

ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مقصد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ قلب غافل کے ذِکر کرنے سے ذِکر کے آثار و برکات کامل حاصل نہیں ہوتے، اِس کا انکار نہیں کہ یہ صرف زبانی ذِکر بھی (بالجہر) ثواب اور فائدہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات یہ زبانی ذِکر ہی قلبی ذِکر کا ذریعہ اور سبب بن جاتا ہے، زبان سے کہتے، کہتے قلب بھی متاثر ہونے لگتا ہے۔ اور کم از کم ایک عضو تو ذِکر میں مشغول ہے ہی، وہ بھی ثواب سے خالی نہیں، اس لیے جن لوگوں کو ذِکر و تسبیح میں دلجمعی اور دھیان اور استحضار نہیں ہوتا وہ بھی ایسے ذِکر کو بے فائدہ سمجھ کر چھوڑیں نہیں، جاری رکھیں اور استحضار کی کوشش کرتے رہیں۔

② دوسرا طریقہ ذِکر کا اس آیت میں یہ بتلایا وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ، یعنی زور کی

Marfat.com

آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ یعنی ذکر اللہ میں مشغول ہونے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ آواز سے ذِکر کرے مگر اس کا ادب یہ ہے کہ بہت زور سے چیخ کر نہ کرے متوسّط آواز کے ساتھ کرے جس میں ادب و احترام ملحوظ رہے بہت زور سے ذِکر و تلاوت کرنا اِسکی علامت ہوتی کہ مخاطب کا ادب و احترام اس کے دل میں نہیں، جس ہستی کا ادب و احترام اور رعب انسان کے دل میں ہوتا ہے اس کے سامنے طبعی طور پر انسان بہت بلند آواز سے نہیں بول سکتا، اس لیئے عام ذِکر اللہ ہو، یا تلاوت قرآن جب آواز سے پڑھا جائے تو اس کی رعایت رکھنا چاہیئے کہ ضرورت سے زائد آواز بلند نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے ذِکر اللہ اور تلاوتِ قرآن کے تینّ طریقے حاصل ہوئے۔

❶ ایک یہ کہ صرف ذِکر قلبی معانی قرآن اور معانی ذِکر کے تصوّر اور تفکّر پر اکتفاء کرے زبان کو بالکل حرکت نہ ہو۔

❷ دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ زبان کو بھی حرکت دے مگر آواز بلند نہ ہو جس کو دوسرے آدمی سُن سکیں، یہ دونوں طریقے ذِکر کے ارشاد ربّانی اُذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ میں داخل ہیں۔

❸ اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ استحضارِ قلب اور دھیان کے ساتھ زبان کی حرکت بھی ہو اور آواز بھی، مگر اِس طریق کے لیے ادب یہ ہے کہ آواز کو زیادہ بلند نہ کرے، متوسّط حد سے آگے نہ بڑھا جائے، یہ طریقہ ارشاد قرآنی وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ میں تلقین فرمایا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کی ایک دوسری آیت نے اس کی مزید وضاحت اِن لفظوں میں فرمائی ہے۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِکَ سَبِيْلًا

اِس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ اپنی قرآت

Marfat.com

[illegible]

Marfat.com

بھی یہی عقیدہ ہے مگر افسوس ہے نواب صاحبکے ماننے والوں اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے والوں پر کہ یہ لوگ کتنے ظالم ہیں کہ اپنے نواب صاحب کی رائے اور تفسیر کو بھی حَبُّ الملوک (جمال گوٹہ) سمجھ کر سخت پرہیز کرتے ہیں اگر نہیں تو پھر صداقت و دیانت داری کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے یہ کہ آپ (مخالفین) بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا نہیں؟ ذرا سوچ سمجھ کر ہوش و حوَاس سے جواب دیں تو پھر ان کو چاہیئے کہ بلند آواز میں قرآن پڑھنے پر، بلند آواز سے اپنی اپنی کانفرنسوں اور مساجد میں بلند آواز سے درس و وعظ کی مجالس قائم کرنے پر، خصوصًا جمعہ کے دن ممبر پر جلوہ افروز ہوکر بیان و تقریر کرنے پر بھی بدعت و حرام کا فتوی لگایئے اور انہیں بھی بند کرایئے کیونکہ یہ کام بھی ذکر اللہ سے خالی نہیں اور جب مسجد میں تقریر ہو رہی ہوتی ہے تو اُس وقت بھی دَورانِ تقریر بہت سے لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اُس وقت مخالفین ذِکر بالجہر کو ان لوگوں کی نمازوں میں خلل واقع ہونے کا خیال کیوں نہیں آتا، اوران سارے کاموں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی نمازیں کیوں خراب نہیں ہوتیں۔ فَأتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔

اصل بات کچھ اور ہے، اور وہ یہ کہ نبی کریم علیہ السّلام کے غلام بیچارے سُنّی مسلمان اپنی نمازوں کی فراغت کے بعد متوسط آواز میں تینؔ بار کلمہ شریف کا ذِکر کرتے ہیں تو پھر ان بیچاروں پر بدعت و حرام کے فتووں کی مشین کا منہ کُھل جاتا ہے اور سُنّی مسلمانوں کو اپنے فتووں سے بدعتی و مشرک اور نہ جانے کیا،کیا القاب دیتے ہیں۔

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے

تاویلیں یوُں کرتے ہیں کہ جناب آپ سلام پھیرتے ہی ذکر شروع کردیتے ہیں اس سے مسبُوق نمازیوں کی نمازیں برباد و خراب ہو جاتی ہیں۔ اس

Marfat.com

تلاوت فرماتے تھے۔

(تفسیر معارف القرآن از مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۷،
عثمانی بَرحاشیہ نمبر۲ پارہ ۹/۲۰۵، تفسیر الحسنات از علّامہ ابوالحسنات سیّد محمد
قادری سورۂ اعراف جلد ۲ صفحہ۔

قارئین کرام! ابھی ابھی آپ نے دیوبندیوں کے مفتیٔ اعظم جنا
مفتی محمد شفیع مرحوم کی تفسیریہ تقریر کا مطالعہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ
آیت میں ذِکر سے مُراد تلاوتِ قرآن ہے مگر اس کے باوجود بھی مخالفین آ
ذِکر سے خاص ذِکر مُراد لے کر ذِکر کی نفی کرتے ہیں جب کہ ان کا قول بھی
ذِکر کے ساتھ خاص نہ رہا۔ جبکہ ہم اہلِ سُنّت وجماعت کے نزدیک ذِکر مطل
عام ہے اور اللہ کے ذِکر کی دونوں صورتیں یعنی ذِکر خفی، اور ذِکر جہری جائز ہ
اور یہی حق ہے اور اس آیت میں ذِکر سے مُراد علمائے مفسّرین حنفی، شاف
مالکی مسلک کے تمام اجلّہ مفسّرین فرماتے ہیں کہ اِس سے عام ذِکر مُراد ہے
سب سے بڑے مزے کی یہ بات کہ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی کا

ل؎ علّامہ ابوالبرکات نسفی حنفی کا ارشاد دیکھئے مدارک علیٰ حاشیہ خازن ج
۴ صفحہ ۱۶۰، ملّا جیون الحنفی کا ارشاد دیکھئے تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۸۰)

۲؎ علّامہ بیضاوی الشافعی کا ارشاد دیکھئے (بیضاوی شریف جلد ۱ صفحہ ۴۰
علّامہ ابوسعود الشافعی فرماتے ہیں حوالہ دیکھئے ابوسعود علیٰ ہامش الرازی جلد ۴ صف

۳؎ علّامہ شیخ احمد الصاوی المالکی فرماتے ہیں دیکھئے حوالہ صاوی شریف جل
صفحہ ۱۰۷) (بحوالہ ذِکر بالجہر جلد ۱ صفحہ ۴۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴؎ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب بھی فرماتے ہیں
هُوَخَاصٌ بِالْقُرْآن (فتح البیان جلد ۳ صفحہ ۳۴۰) یعنی یہ آیت قرآن کے ساتھ خا
ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

میں نہ زیادہ جہر کیا کریں اور نہ بالکل اخفاء بلکہ جہر اور اخفاء کے درمیانی کیفیت رکھا کریں۔

نماز میں قرآت قرآن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو یہی ہدایت فرمائی۔

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر رات میں گھر سے نکلے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول تھے مگر تلاوت آہستہ کررہے تھے، پھر (آپ) حضرت عُمر بن خطاب کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ بہت بلند آواز سے تلاوت کررہے تھے۔ جب صبح کو یہ دونوں حضرات حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں رات تمہارے پاس گیا تو دیکھا کہ تُم پست آواز سے تلاوت کررہے تھے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مُجھے جس ذات کو سُنانا تھا اُس نے سن لیا یہ کافی ہے۔ اِسی طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ بلند آواز سے تلاوت کررہے تھے انہوں نے عرض کیا کہ قرآت میں جہر کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ نیند کا غلبہ نہ رہے اور شیطان اس کی آواز سے بھاگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ صدیق اکبر کو یہ ہدایت کی کہ ذرا کچھ آواز بلند کریں اور فاروق اعظم کو یہ کہ کچھ پست کیا کریں۔

(ابوداؤد شریف)

ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بارے میں بعض حضرات نے سوال کیا کہ جہراً کرتے تھے یا سِرّاً؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی جہراً کبھی سِرّاً دونوں طرح

کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ "

ترجمہ:-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ فرماتے تھے ہر چیز کی صقیل ہے (صفائی، پالش) دِلوں کی صقیل (یعنی صفائی پالش) اللہ کا ذِکر ہے اور کوئی چیز ذِکر اللہ سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات نہیں دیتی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۹، رواہ البیہقی فی الدّعوات الکبیر، اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۴۳۲، عمدۃ السّلوک جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

فائدہ:-

اِس حدیث سے یہ معلوم ہُوا کہ اکثر چیزوں کو زنگ لگ جاتا ہے ایسے ہی دِلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے دیگر زنگ آلود اشیاء کو پالش کر کے چمکا لیا جاتا ہے ایسے ہی دلوں کے زنگ کو اللہ تعالٰی کے ذِکر کی پالش سے چمکاؤ اور جن کے دل ذِکر الٰہی سے چمکتے ہیں وہ دل مُرتا نہیں ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور جن کے دل زنگ آلود ہی رہیں یعنی اللہ کا ذِکر نہیں کرتے وہ بظاہر تو زندہ نظر آتے ہیں حقیقت میں مُردہ ہیں۔ چنانچہ اس کی وضاحت میں نبی کریم علیہ السّلام کی حدیث پیشِ خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ رواہ بخاری و مسلم

ترجمہ:-

حضرت ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہٗ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس شخص کا حال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اُس شخص کا حال جو اپنے رب کا ذِکر نہیں کرتا زندہ اور مُردہ انسان کی طرح ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۶، اشعتہ اللمعات جلد۳ صفحہ ۲۹۷، عمدۃ السّلوک جلد۱ صفحہ ۱۴۰) فائدہ:-

یعنی ذِکر کرنے والا زندہ ہے اور ذِکر نہ کرنے والا مُردہ ہے مُراد دل کی زندگی اور موت ہے، یا نفع اور نقصان کے اعتبار سے تشبیہہ ہے یا بعدالموت ہمیشہ کی زندگی ہے جیسا کہ شہداء کے متعلق ارشاد ربّانی ہے۔

بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

زندگانی نتواں گفت حیاتے کہ مراست
زندہ آنست کہ بادوست وصالے دارد

ترجمہ:-

اس زندگی کو زندگی نہیں کہتے جو کہ مجھے حاصل ہے زندہ وہ ہے جسے اپنے دوست کا وصال نصیب ہو چکا ہو۔

اِسی کے پیشِ نظر دیوبندیوں اور وہابیوں کی مقتدر شخصیّت ابنِ قیمؒ نے ذِکر کرنے اور ذِکر نہ کرنے کے متعلق لکھا ہے

فَنِسْیَانُ ذِکْرِ اللّٰہِ مَوْتُ قُلُوْبِھِمْ
وَاَجْسَامُھُمْ قَبْلَ الْقُبُوْرِ قُبُوْرٌ
وَاَرْوَاحُھُمْ فِیْ وَحْشَۃٍ مِنْ جُسُوْمِھِمْ
وَلَیْسَ لَھُمْ حَتّٰی النُّشُوْرِ نُشُوْرٌ

ترجمہ:-

اللہ کی یاد سے غافل ہو جانا اور فراموش کردینا ان کے قلوب کی موت

Marfat.com

ہے اور ان کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے اُن کے مُردہ دِلوں کی قبریں ہیں اور اُن کی روحیں سخت وحشت میں ہیں ، اُن کے جسموں سے اور ان کے لیے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں۔

(ملخصاً من کلام الشیخ ابن قیمؒ فی مدارج السالکین بحوالہ معارف الحدیث از مولوی منظور نعمانی دیوبندی جلد ۵ صفحہ ۲۶)

خلاصۂ کلام اور اس کتاب بہشتی ثمر فی جواز ذکر بالجہر کے تحریر کرنے کا یہ ہے کہ ذِکر جہری ذِکر خفی دونوں جائز ہیں ہاں اگر کسی سالک کے لیے اس کا مُرشد اس کے روحانی علاج کے لیے جو ذِکر ارشاد فرمائے تو اس کے لیے وہی ذِکر نافع و بہتر ہے خواہ وہ ذِکر جہری ہو یا ذِکر خفی ہو۔ ہر طرح جائز ہے ۔

آخر میں قارئین کی خدمت میں گزارش

اللہ تعالیٰ آپ کو بطفیل حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اِس کتاب کے پڑھنے سے ایمان کی روشنی عطا فرمائے ۔ ذِکر الٰہی سے محبّت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے بعد جہاں اپنے لیے اور اپنے عزیزوں دوستوں کے لیے دعا خیر فرمائیں وہاں اپنے اس خادم مؤلف کتاب ہذا الخطیب مُحمّد شفیق نُوری اور اس کے والدین اور عزیز و اقارب بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمّت کے حق میں دعائے خیر و بخشش فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں عزّت اور خیر عطا فرمائے ۔ آمین یارب العالمین بحرمتہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ واولیاءِ امتہٖ اجمعین۔

دعاؤں کا محتاج

بندۂ حقیر:۔ الخطیب مُحمّد شفیق نُوری نقشبندی مجدّدی غفرلہٗ

خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ بہار کالونی کراچی 53

Marfat.com

نعت شریف

کوئی عاصی گنہ گار پڑھتا ہوا اُسکے در پہ دُرود و سَلام آ گیا!
رب کی جانب سے صدقے میں سرکار کے اُسکو بخشش کا فوراً پیام آ گیا

رحمتِ دو جہاں کرم کردیجیئے ، خالی دامن ہے سرکار بھر دیجئے
مجھ پہ کردو نظرشاہِ امم مانگنے بھیک در پر غلام آگیا

جو محمّد کے درٓ کا گدا ہوگیا، دونوں عَالم کا وہ بادشاہ ہوگیا
دین و دُنیا کی اُسکو ملیں دولتیں اُسکے قبضے میں عَالم تمام آگیا

عشقِ احمد میں جو بھی ہُوا ہے فنا، وہی زندہ ہمیشہ رہا بَاخُدا
اُسکو دنیا میں ہی باغِ جنّت ملی اُسکے پینے کو، کوثر کا جَام آگیا

جس نے دِل سے کہا یا حبیب خُدا، اُس کی امداد کو آگئے مصطفٰے
مشکلیں حل ہوئیں، آفتیں ٹل گئیں جب زباں پر محمّد کا نام آگیا

نَام احمد کے صدقے میں ڈوبے ترَے عاصی بخشے گئے جنّتی ہوگئے
نَام پاک محمّدؐ خُدا کی قسم سب کی مشکل میں بے شک یہ کام آگیا

شاہِ والا کے روضے کی کیا شان ہے جس پر سارا جہاں دل سے قربان ہے
اللہ، اللہ وہاں بھیک کے واسطے شاہ بھی بن کے ادنٰی غلام آگیا

حاجیو! کعبہ دیکھا ہے تُم نے وہاں اور کعبے کا کعبہ تو دیکھو یہاں
اب چلو تُم ادب سے یہاں، سَر کے بَل پاک دربار خیرالانام آگیا

ہم مدینے میں مکّے سے اب آگئے دولتیں دونوں عَالم کی ہم پاگئے
سارا عَالم جُھکے آن کر جس جگہ حاجیو! وہ ادب کا مقام آگیا

یَا شفیع الورٰی سرور انبیاء لاج رکھ لیجئے میرے مُشکل کُشا
آپکی محفلِ پاک میں یَا نبی نعت پڑھنے کو نُوری غلام آگیا

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال

اپنے محبوب کا ذکر جنہیں ہر چیز سے عزیز ہوتا ہے اور جن کے دلوں کو اس سے سکون پہنچتا ہے ان کے ہاں دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی اس راحتِ قلبی کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے میسر آتی ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کیفیت کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو انہیں اللہ کا نام سن کر حاصل ہوتی تھی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب عشقِ الٰہی کا جام پی کر اس شہادت گہِ الفت میں قدم رکھا تو حضرت جبرائیل امین نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت ہو تو ابراہیم علیہ السلام کے دعوائے عشق کی آزمائش کروں۔ فرمانِ الٰہی ہوا "اگر تو یہی چاہتا ہے تو میرے بندے ابراہیم کا امتحان لے کر دیکھ لے"۔ حضرت جبرائیل امین کوہِ صفا پر تشریف لائے اور بلند آواز سے "یَا اَللّٰہُ" کی ندا بلند کی۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام اس وقت خانہ کعبہ کے اندر مصروفِ عبادت تھے۔ جونہی "یَا اَللّٰہُ" کی ندائے دل آویز آپ کے کانوں میں پڑی مضطرب دل کے ساتھ باہر تشریف لائے اور فرمایا "اے میرے محبوب کا نام لینے والے ذرا پھر وہی صدا بلند کرنا"۔ سیدنا جبرئیل چونکہ آزمائش کے لئے آئے تھے اس لئے عرض کیا "اس پاک نام کے سننے کا شکرانہ ادا کرو تو پھر یہ نام لوں"۔ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ جب اس مقام پر پہنچے تو آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور یہ مثنوی ارشاد فرمائی:

شکرانہ دہم ہر آنچہ در ملکِ من است　　　از بہر خدائے بگوئی اللہ تو باز
جاں نیز دہم و آنچہ در قلب من است　　　یک بار اگر بگوئی اللہ تو باز

Marfat.com

ترجمہ:

"اے محبوب کا نامِ پاک لینے والے جو کچھ میرے اختیار میں ہے سارے کا سارا تیرے حوالے کر دوں گا اگر خدا کے لئے وہی صدائے "یا اللہ" پھر لگا دے اور اگر اس پر بھی تو راضی نہ ہوا تو اپنی جانِ عزیز جو دل کے اندر ہے وہ بھی تیری ملکیت میں دے دوں گا مگر ایک بار اللہ کا نام تو لے"۔

غرضیکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے اتنے ہزار اونٹ ہیں سب محبوب کی محبت میں قربان کرتا ہوں۔ اب کہو!" حضرت جبرئیلؑ نے کلمہ یَا اَللّٰہُ دہرایا۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنا سب مال و متاع اللہ کی راہ میں دے دیا تو جبرئیل امینؑ نے پوچھا کہ اب کیا فرمائش ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا "ایک مرتبہ پھر وہی کلمہ کہہ دو میں اپنی جان بھی تیرے حوالے کرتا ہوں"۔ جبرئیل امین نے جب تیسری بار یَا اَللّٰہُ کہا تو سیدنا ابراہیمؑ نے نعرہ لگایا اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو حضرت جبرئیلؑ نے ان کے خلوصِ عشق پر انہیں مبارک باد دی اور عرض کیا کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ سے محبت میں صادق ہیں۔ واپس آ کر بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر عرض کرنے لگے "الٰہی میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تیرے عشق میں ویسا ہی پایا جیسا کہ سنا تھا"۔ [1]

---

[1] اسرار الاولیاء، ص ۱۵۴-۱۵۵ اردو

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت

سائے میں تمہارے ہیں قسمت یہ ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے
نقشہ تیرا دلکش ہے صورت تیری پیاری ہے
جس نے تجھے دیکھا ہے سو جان سے واری ہے
کیا پیش کریں تم کو کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے
تصویر تیری ہم نے اے جلوۂ جاناناں
سو آئینے توڑے ہیں جب دِل میں اُتاری ہے
گولاکھ بُرے ہیں ہم، کہلاتے تمہارے ہیں
اِک نظرِکرم کرنا یہ شان تمہاری ہے
جلووں سے تیرے ہم نے یُوں عُمر گزاری ہے
آئینہ ہمارا ہے تصویر تمہاری ہے
دنیا کے بھی ہو مالکِ عُقبیٰ کے بھی ہو مالک
عقبیٰ بھی تمہارا ہے دنیا بھی تمہاری ہے

Marfat.com

ازامامِ اہلسنت الشاہ حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی

دعا

یا الٰہی[1] ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبُوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
آفتابِ ہاشمی نورُالہدٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائیں نیک مَیں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰی[2] کا ساتھ ہو

[1] جَلَّ جَلَالُہٗ [2] صلی اللہ علیہ وآلیہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

مناسب دام، وقت پر کام

آپ کی خدمت کے لیئے

ہمارا نصب العین

ہر قسم کی چھپائی کا

اعلیٰ مرکز

فون: 676173

Marfat.com

اعتذار

کتاب بہشتی ثمرفی جواز ذکر بالجہر کو اس عاجز ناتواں بندۂ حقیر نے تمام مضامین، قرآن، وحدیث اور علماء اور آئمہ دین اور مشائخ عظام کی کتابوں سے اخذ کر کے مزیّن کیا ہے۔ زمانۂ حاضرہ کے مطابق کتاب ہذا عام فہم کرنے کی غرض سے اپنی سمجھ کے مطابق اکثر مقامات پر فوائد و تصرّف بھی کیا ہے، اور کتاب کو خوبیوں کے ساتھ بہتر بنانے کی کوشش بھی کی ہے پھر بھی کمیٔ علم کے باعث کوئی غلطی، کوتاہی سرزد ہو سکتی ہے (کیونکہ انسان نسیان کا مرکّب ہے) قارئین کرام! آپ سے اس بات کا طالب ہوں کہ اگر اس کتاب کو مفید پائیں تو اس کی دوبارہ اشاعت کی کوشش میں ہر قسم کی سعیٔ بلیغ فرمائیں۔ اور جہاں کہیں کتاب میں کوئی کمی یا غلطی نظر آئے تو وہ اس ناچیز بندۂ کمزور کی لغزش سمجھ کر میری کم علمی پر محمول فرماکر اعتراض کا نشانہ بنانے کی بجائے میری اصلاح فرمائیں۔ اور اپنی دعاؤں میں اس عاجز کے بھی لیے حصولِ سعادتِ دارین کی دعا ضرور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین بحق محمّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہر کہ خواند دعاء طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

العبد الفقیر الخطیب محمّد شفیق نوری، نقشبندی، مجدّدی غفرلہٗ
خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ، بہار کالونی کراچی 53
یکم نومبر 1993ء بروز پیر

Marfat.com